ہفت روزہ
لاہور

ندائے خلافت

45

www.tanzeem.org

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

مسلسل اشاعت کا
33 واں سال

تنظیم اسلامی کا ترجمان

9 تا 15 جمادی الاولیٰ 1446ھ / 26 نومبر تا 2 دسمبر 2024ء

ہمارے دین میں تقویٰ کا مقام

لفظ ''تقویٰ'' ہمارے دین کی اہم ترین اصطلاحات میں سے ایک اصطلاح ہے۔ قرآن مجید کے اردو تراجم میں تقویٰ کا ترجمہ عام طور پر'' پرہیزگاری' ڈرنا اور بچنا'' کیا جاتا ہے' لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے کسی لفظ سے بھی ان معانی ومفاہیم کے بیان کا حق ادا نہیں ہوتا' جو تقویٰ کی دینی اصطلاح میں شامل ہیں۔ اس لفظ کی شرح حضرت ابی بن کعب ؓ نے بڑی وضاحت وصراحت اور بہت ہی قابل فہم انداز میں فرمائی ہے۔ صحابہ کرام ؓ کی ایک مجلس میں امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب ؓ نے لفظ ''تقویٰ'' کا مطلب دریافت فرمایا۔ اس کے جواب میں حضرت ابی بن کعب ؓ نے یہ تشریح بیان کی:

''یا امیر المؤمنین! جب کسی شخص کو جنگل کی ایسی پگڈنڈی سے گزرنے کا اتفاق ہو جس کے دونوں اطراف میں خاردار جھاڑیاں ہوں تو ایسی پگڈنڈی پر گزرتے وقت وہ شخص لامحالہ اپنے کپڑوں کو ہر طرف سے سمیٹ کر اس راستے کو یوں طے کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ اس کے کپڑے جھاڑیوں اور ان کے کانٹوں سے الجھنے نہ پائیں۔ اسی احتیاطی رویئے کو عربی میں ''تقویٰ'' کہتے ہیں۔

فاروق اعظم ؓ نے اس تشریح ومفہوم کی تصویب وتوثیق فرمائی اور حضرت ابی بن کعب ؓ کو داد بھی دی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری دنیوی زندگی کی پگڈنڈی پر ہمارے دائیں اور بائیں یعنی دونوں اطراف میں شہوات' لذات اور معاصی کی خاردار جھاڑیاں موجود ہیں۔ ایک بندۂ مومن اللہ تعالیٰ کے غضب اور سزا کے خوف اور اس کے انعام' نگاہِ کرم' نظر ترحم اور جزا کے شوق سے نافرمانی کے ہر عمل سے بچتا ہوا اور دین کے تقاضوں اور مطالبوں کو ادا کرتا ہوا جب زندگی گزارتا ہے تو اس رویئے اور طرزِ عمل کا نام ''تقویٰ'' ہے اور اسی کو اختیار کرنے کی قرآن مجید میں دعوت وتاکید کی گئی ہے۔ اور خطبۂ نکاح کے موقع پر جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان میں اسی تقویٰ کو اختیار کرنے کی ہدایت وحکم کو مرکزی مقام حاصل ہے۔

ایک اصلاحی تحریک نیز خطبہ نکاح
ڈاکٹر اسرار احمدؒ

غزہ پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری کو 416 دن گزر چکے ہیں!
کل شہادتیں: 44250 سے زائد، جن میں بچے: 17900،
عورتیں: 13660 (تقریباً)۔ زخمی: 103740 سے زائد

اس شمارے میں

آیئے! پاکستان کو حقیقی اسلامی فلاحی ریاست بنائیں!

امیر سے ملاقات (33)

ناظمہ علیا کا پیغام رفقاء تنظیم اسلامی کے نام

سالانہ اجتماع 2024ء کے موقع پر پینل گفتگو

رپورٹ: سالانہ اجتماع 2024ء

اخبارِ اسلام

قارون کا تکبر اور مادہ پرستی

سُورۃُ القَصَص | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیت:78

قَالَ اِنَّمَاۤ اُوۡتِیۡتُہٗ عَلٰی عِلۡمٍ عِنۡدِیۡ ؕ اَوَ لَمۡ یَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰہَ قَدۡ اَہۡلَکَ مِنۡ قَبۡلِہٖ مِنَ الۡقُرُوۡنِ مَنۡ ہُوَ اَشَدُّ مِنۡہُ قُوَّۃً وَّ اَکۡثَرُ جَمۡعًا ؕ وَ لَا یُسۡـَٔلُ عَنۡ ذُنُوۡبِہِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۷۸﴾

آیت ۷۸: ﴿قَالَ اِنَّمَاۤ اُوۡتِیۡتُہٗ عَلٰی عِلۡمٍ عِنۡدِیۡ ؕ﴾ ’’اُس نے کہا کہ مجھے تو یہ سب کچھ ملا ہے، اُس علم کی بنیاد پر جو میرے پاس ہے۔‘‘

یعنی تم کیا سمجھتے ہو کہ یہ دولت مجھے اللہ نے دی ہے؟ یہ تو میں نے اپنی ذہانت‘ سمجھ بوجھ‘ محنت اور اعلیٰ منصوبہ بندی کی وجہ سے کمائی ہے۔ یہ خالص مادہ پرستانہ سوچ ہے اور ہر زر پرست شخص جو عملی طور پر اللہ کے فضل کا منکر ہے ہمیشہ اسی سوچ کا حامل ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرے کاروبار کی سب کامیابیاں میرے علم اور تجربے کی بنیاد پر ہیں۔ میں نے مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ کا بروقت اندازہ لگا کر جو فلاں فیصلہ کیا تھا اور فلاں سودا کیا تھا اس کی وجہ سے مجھے یہ اتنی بڑی کامیابی ملی ہے۔

﴿اَوَ لَمۡ یَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰہَ قَدۡ اَہۡلَکَ مِنۡ قَبۡلِہٖ مِنَ الۡقُرُوۡنِ مَنۡ ہُوَ اَشَدُّ مِنۡہُ قُوَّۃً وَّ اَکۡثَرُ جَمۡعًا ؕ﴾ ’’کیا اُسے معلوم نہیں کہ اللہ اس سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکا ہے جو طاقت اور مال واسباب کی فراوانی میں اس سے کہیں بڑھ کر تھیں!‘‘

﴿وَ لَا یُسۡـَٔلُ عَنۡ ذُنُوۡبِہِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۷۸﴾﴾ ’’اور (اللہ کے ہاں) مجرم لوگوں سے ان کی خطاؤں کے بارے میں پوچھا بھی نہیں جاتا۔‘‘

اللہ تعالیٰ ان کے حساب کتاب کی جزئیات تک سے باخبر ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے اعمال نامہ کی ایک ایک تفصیل اس کے سامنے ہے۔ اسے کسی تفتیش یا تحقیق کی ضرورت نہیں۔

درس حدیث

دنیا سے محبت کرنے کا نقصان

وَعَنْ اَبِي مُوسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَآثِرُوا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى)) (رواہ احمد)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جس نے دنیا کو پسند کیا، اس نے آخرت کا نقصان کیا اور جس نے آخرت کو پسند کیا تو اس نے دنیا کو نقصان پہنچایا، تم باقی رہنے والی چیز کو فنا ہونے والی چیز پر ترجیح دو۔‘‘

دنیا فانی ہے‘ اس جہان رنگ و بو میں پیدا ہونے والا انسان آخر کتنی عمر پاتا ہے؟ آخرت کی زندگی دائمی ہے‘ اس کی نعمتیں لازوال اور ابدی ہیں‘ وہاں کسی پر موت نہ آئے گی۔ جو لوگ دنیا کی چند روزہ زندگی میں ہر طرح کے مادی فائدے اور عیش و آرام کے اسباب مہیا کر لیتے ہیں وہ آخرت میں کامیاب نہیں ہو سکتے اور جن کی تگ و دو کا ہدف یہ ہو کہ ’’اللہ کے لیے جینا ہے اور آخرت کی زندگی میں کامیاب ہونا ہے‘‘ وہ دنیا پرستوں کی طرح خوش حال نہیں ہو سکتے‘ وہ ہر طرح کی تکلیف اور نقصان تو برداشت کر سکتے ہیں لیکن کوئی ایسا کام نہیں کرتے جو اللہ کے غضب کو دعوت دینے والا ہو۔

ہفت روزہ

لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

9 تا 15 جمادی الاولیٰ 1446ھ جلد 33
26 نومبر تا 2 دسمبر 2024ء شمارہ 45

مدیر مسئول حافظ عاکف سعید

مدیر خورشید انجم

مجلس ادارت
• رضاء الحق • فرید اللہ مروت
• وسیم احمد باجوہ • محمد رفیق چودھری

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

”دارالاسلام“ ملتان روڈ چونگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک .... 800 روپے
بیرونِ پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
”مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن“ کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ

خورشید انجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیئے پاکستان کو حقیقی اسلامی فلاحی ریاست بنائیں!

ڈونلڈ ٹرمپ 2016ء میں پہلی بار امریکی صدر منتخب ہوئے اور انتہائی غیر روایتی صدر ثابت ہوئے۔ جان ایف کینیڈی کے بعد ٹرمپ شاید ماضی قریب کے دوسرے امریکی صدر ہیں جنہوں نے کھلم کھلا امریکی ڈیپ سٹیٹ کے ساتھ محاذ آرائی کی اور اکثر تجزیہ نگاروں کے مطابق 2020ء کے امریکی صدارتی الیکشن میں ان کے ہارنے کی ایک بڑی وجہ امریکی اسٹیبلشمنٹ کی مخالفت تھی۔ 2024ء کے صدارتی الیکشن کے نتیجہ میں ٹرمپ کو ایک مرتبہ پھر امریکی صدر بننے کا موقع ملا ہے۔ اس مرتبہ ٹرمپ 2016ء سے بھی زیادہ مضبوط صدر کے طور پر وائٹ ہاؤس کے مکین ہوں گے۔ نومنتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے 91 الزامات کے سائے میں اپنی صدارتی مہم شروع کی تھی۔ انتخابی مہم کے دوران ان پر قاتلانہ حملہ بھی کیا گیا، وہ امریکی تاریخ کے تیسرے صدر ہیں جن کا مواخذہ کیا گیا، لیکن وہ بری ہو گئے۔ اپنے دورِ صدارت میں ٹرمپ نے فوجی فنڈز کا رخ امریکا، میکسیکو سرحد پر دیوار کی تعمیر کی طرف موڑا، غیر قانونی تارکین وطن کے لیے خاندانی علیحدگی کی متنازع پالیسی نافذ کی۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے پہلے دور میں 7 مسلم ممالک سے لوگوں کی امریکا آمد پر پابندی لگائی۔ اُس دوران ٹرمپ نے امریکا کو پیرس ماحولیاتی معاہدے اور ایرانی جوہری معاہدے سے علیحدہ کرلیا۔ امریکی سفارت خانہ تل ابیب سے مقبوضہ بیت المقدس منتقل کیا۔ ملک میں ریکارڈ ٹیکس چھوٹ دی، چین سے تجارتی جنگ چھیڑی اور شمالی کوریا میں قدم رکھنے والے پہلے امریکی صدر بنے۔

اپنے صدارتی دور میں ٹرمپ نے کورونا وائرس کے خلاف غیر سائنسی اقدامات کو فروغ دیا، اسے چائنہ وائرس قرار دیا۔ جب کہ امریکا میں اس وبا سے 4 لاکھ اموات ہوئیں۔ 2020ء کے صدارتی انتخابات میں شکست تسلیم نہ کرنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے دھاندلی کے الزامات لگائے، انتخابی فراڈ کے 60 سے زائد دعووں پر انہیں عدالتوں میں شکست ہوئی۔ ڈونلڈ ٹرمپ پر یہ الزام بھی ہے کہ اُنہوں نے 2020ء کا الیکشن ہارنے پر اپنے حامیوں کو کیپیٹل ہل کے باہر جمع کیا، اُس جتھے نے کیپیٹل ہل پر بلہ بولا، اور اس دوران 5 افراد ہلاک ہوئے۔ مذکورہ بالا تمام حقائق کے باوجود اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ ڈونلڈ ٹرمپ ایک کرشماتی شخصیت کے حامل ہیں اور امریکی ریاستوں میں ان کی مقبولیت بہت زیادہ ہے۔ یہ بات تو تاریخ طے کرے گی کہ ٹرمپ کے وائٹ ہاؤس میں دوسری بار داخل ہونے کے بعد اُن کے ملک امریکا پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں اور بیرونِ امریکا کیا صورتحال پیدا ہوتی ہے۔ ٹرمپ کی کامیابی کے پس پشت کئی عوامل ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امریکا میں مقیم عرب نژاد ووٹر امریکی صدر بائیڈن کی اسرائیل نوازی اور فلسطینیوں کی نسل کُشی کی حمایت کی پالیسیوں سے سخت نالاں ہیں۔ وضاحتاً عرض ہے کہ اس کا مطلب یہ نہ لیا جائے کہ عرب نژاد امریکی ووٹر ٹرمپ اور ریپبلکن پارٹی سے ہمدردی رکھتے ہیں بلکہ ان کا مقصد یہ تھا کہ فلسطینیوں کی نسل کُشی کرنے والے ظالموں کو مزہ چکھایا جائے۔ جہاں تک اسرائیل کا تعلق ہے تو یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ ٹرمپ اسرائیل کا حمایتی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ٹرمپ اپنے عرب نژاد امریکیوں سے کیے ہوئے وعدوں کو کیسے پورا کر پائیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ٹرمپ نے اپنے پہلے دورِ حکومت میں افغانستان سے امریکی فوجوں کو واپس بلانے کا دانش مندانہ فیصلہ لیا۔ لیکن بعض معاملات میں ان کے سخت مواقف اور ترجیحات کے باعث علاقائی اور عالمی تعلقات میں تنازعات اور اختلافات مزید بڑھے۔

پاکستان کے حوالے سے ٹرمپ کی حکومت نے سخت مؤقف اپنائے رکھا اور دیگر اکثر معاملات کی طرح پاک امریکہ تعلقات کو بھی ٹویٹر اور دوسرے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر بڑا موضوع بنائے رکھا۔ انہوں نے

بھارت کے ساتھ تعلقات کو مزید جلا بخشی۔ اب جب ٹرمپ دوبارہ حکومت میں آ رہے ہیں، تو کیا اسرائیل اور بھارت کے حوالے سے ان کی سابقہ پالیسیوں میں کوئی تبدیلی آئے گی، یہ ٹریلین ڈالر کا سوال ہے۔ کیا ٹرمپ کے اگلے دورِ حکومت میں امریکہ اور دنیا بھر میں مزید مشکلات پیدا ہوں گی، یہ تو صرف وقت ہی بتائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکی تاریخ دیگر ممالک پر حملوں سے بھری پڑی ہے۔ پھر یہ کہ امریکہ میں ملٹری انڈسٹریل کمپلیکس انتہائی طاقتور ہے اور وہ ہر حال میں دنیا میں جنگ جاری رکھنا چاہتا ہے۔ صدر ٹرمپ نے ابھی اپنی کابینہ کے کچھ اراکین کا ہی اعلان کیا ہے اور صاف دکھائی دیتا ہے کہ انتہائی دائیں بازو کے لوگوں کو چنا گیا ہے۔ اسرائیلی سفیر کے طور پر ایک کٹر صہیونی کو نامزد کیا گیا ہے جو کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے۔ یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ ٹرمپ یوکرین کے بارے میں کیا پالیسی اپناتا ہے۔ جس طرح بائیڈن دور میں یوکرین کے لیے کئی سو ارب ڈالر فراہم کیے گئے کیا ٹرمپ بھی اسی طریقہ کار اور طرزِ عمل کو جاری رکھیں گے یا یوکرین سے اپنا ہاتھ کھینچ لیں گے۔

ایک اہم سوال یہ ہے کہ ٹرمپ کے چین کے ساتھ تعلقات کیسے ہوں گے۔ ماضی میں ٹرمپ کی چین کے ساتھ تلخیاں بڑھیں یہاں تک کہ جب کرونا وائرس سامنے آیا تو ٹرمپ اس کو چائنہ وائرس کا نام دیتے تھے، لیکن اس کے باوجود چینی بہرحال ایک مدبر قوم ہے اور وہ ایسی باتوں کو تعلقات کے بنانے یا بگاڑنے میں اہمیت نہیں دیتے۔ ایک انتہائی اہم سوال یہ ہے کہ اگر ٹرمپ اسرائیل کے حوالے سے ان کی خواہش کے مطابق اقدامات نہیں کرتے تو کیا امریکی صہیونی لابی ان کے لیے مشکلات پیدا کر دے گی۔ پھر یہ کہ امریکہ کی ڈیپ سٹیٹ یعنی اسٹیبلشمنٹ کس حد تک ٹرمپ پر اثر انداز ہو سکے گی۔ یہ بات یاد رہنی چاہیے کہ اس مرتبہ ٹرمپ انتہائی واضح اکثریت اور قوت کے ساتھ اقتدار میں آئے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف الیکٹورل کالج کی دوڑ جیتی ہے بلکہ پاپولر ووٹ میں بھی برتری حاصل کی ہے۔ ایوانِ نمائندگان اور سینٹ دونوں میں اکثریت حاصل کی ہے۔ امریکی سپریم کورٹ میں بھی اکثریت روایت پسندوں یعنی ٹرمپ کے حامی ججوں کی ہے۔ اس مرتبہ مسلمانوں نے بھی ٹرمپ کو ووٹ ڈالا اور وہ سات ریاستیں جنہیں سوینگ سٹیٹس کہا جاتا تھا وہاں ٹرمپ کی جیت میں مسلمانوں نے کلیدی کردار ادا کیا۔ سوال یہ ہے کہ کیا ٹرمپ مسلمانوں سے کیے ہوئے اپنے وعدے پورے کرتے ہیں۔ انتخابات سے چند روز پہلے تک کثیر الاشاعت ہونے کے دعوے دار اخبارات میں ایسے کالمز شائع ہوتے رہے جنہیں پڑھ کر یوں لگا کہ گدھے کے نشان کے جیت جانے میں ہی عافیت ہے اور ہاتھی کے نشان والوں کے آ جانے سے وہ ہاتھی سب کو اپنے پاؤں تلے روند دے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ امریکہ میں حکومت گدھے کے نشان کی ہو یا ہاتھی کے نشان کی، اُس سے اسلام دشمنی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ امریکی انتخابات کا براہ راست اثر ناجائز صہیونی ریاست کی حکومت پر بھی پڑتا ہے۔ اسی لیے صہیونی اپنی اپنی پسند کی جماعت کو الیکشن لڑنے کے لیے فنڈز دیتے ہیں کیونکہ اُنہیں امریکی کندھوں پر سوار ہو کر پوری دنیا پر حکمرانی کرنی ہے۔ لہٰذا صدر ٹرمپ کا دورِ اقتدار مسلمانوں کے لیے خوشخبریوں کا دور نہیں ہوگا اور نہ ہی اسرائیل نوازی میں کوئی کمی ہوگی۔ اگرچہ بعض ذرائع کا خیال ہے کہ اب اسرائیل کو امریکی کندھوں سے کچھ چبھن سی محسوس ہونے لگی ہے۔ وہ براہ راست عالمی شہنشاہیت کا خواہشمند ہوتا جا رہا ہے، اسی لیے اُس نے بھی اپنے لیے دونوں آپشن کھلے رکھے تاکہ اسرائیل کی ناجائز ریاست کا تسلسل اور تسلط برقرار رہے۔ ہمارے نزدیک اگر ٹرمپ صہیونیوں اور ڈیپ سٹیٹ کی پالیسیاں پر عمل درآمد سے انحراف کرتے ہیں اور اس پر اڑ جاتے ہیں تو ان کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔ بہرحال غالب گمان ہے کہ پاکستان کے حوالے سے ٹرمپ اپنا رویہ پہلی صدارتی مدت والا ہی اپنائیں گے لہٰذا پاکستان کو ٹرمپ سے زیادہ امید نہیں لگانی چاہیے۔ مشرقِ وسطیٰ اور یوکرائن میں صورتِ حال انتہائی مخدوش ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا جس طرح گلوبل ویلیج کی صورت اختیار کر چکی ہے اب دو ملکوں کے درمیان جنگ اُن تک ہی محدود نہیں رہے گی بلکہ عالمی جنگ کی صورت اختیار کرے گی۔ علاوہ ازیں اندرونی سطح پر مملکتِ خداداد پاکستان میں شام جیسے حالات پیدا کیے جا رہے ہیں۔ ہماری اسٹیبلشمنٹ نے بعض غیر دانش مندانہ اقدام کر کے اندرون ملک معاملات کو بگاڑا ہے، لیکن اس پر بعض سیاسی جماعتوں کی فوج کے خلاف باقاعدہ مہم چلانا اور اُسے کمزور کرنے کی کوشش کرنا ملک کی جڑوں پر کلہاڑا چلانے کے مترادف ہے۔ یہ فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ فوج نے بہرحال پاکستان کو شام اور لیبیا بننے سے بچایا ہے وگرنہ دشمنوں نے اس حوالے سے بھرپور اور جان توڑ کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ عسکری اداروں کو بھی ہدایت دے کہ وہ اپنی آئینی ذمہ داری اور حدود کے مطابق کام کریں۔

فوج کے خلاف مہم چلانے والوں کو بھی جاننا چاہیے کہ اگر خدانخواستہ یہ مضبوط دیوار گر گئی تو دشمن سب کا بطور پاکستانی دشمن ہوگا۔ وہ پرو اسٹیبلشمنٹ اور اینٹی اسٹیبلشمنٹ کے چکر میں نہیں پڑے گا۔ سب کی جان، مال اور عزت کا تیا پانچہ کر دے گا اور بلا امتیاز سب کو اپنے پاؤں تلے روندے گا۔ پھر پچھتانا بے کار ہو گا۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ فوج کو کمزور کرنے کے باوجود بھارت موقع سے فائدہ نہیں اُٹھائے گا اور کوئی جارحانہ اقدام نہیں کرے گا یا کسی جارحانہ اقدام کے نتیجہ میں مداخلت کر کے پاکستان کے اینٹی اسٹیبلشمنٹ لوگوں سے خصوصی اور امتیازی سلوک کرے گا تو اُس کی عقل اور سوچ کا ماتم ہی کیا جا سکتا ہے۔ فریقین یعنی عسکری اداروں اور سیاست دانوں کو ماضی کو بھلا کر مثبت انداز میں ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اسٹیبلشمنٹ کو بھی یہ سمجھنا چاہیے کہ عوام اور عوامی نمائندوں سے مثبت اور مستحکم تعلق قائم کیے بغیر ملک کا دفاع کرنا ممکن نہیں ہے۔ سیاست دان آپس کے لڑائی جھگڑوں میں فوج کو ملوث نہ کریں۔ کوئی فریق ماضی کی طرح سیاسی حریف کو پچھاڑنے کے لیے فوج کو آواز دے اور نہ فوج ملکی سلامتی اور بیرونی خطرات سے نمٹنے کے سوا کوئی اور کام کرے اور نہ ہی داخلی سطح پر کوئی دخل اندازی کرے۔ عدالتوں کو مکمل طور پر آزادی سے کام کرنے دیا جائے، نہ حکومت عدلیہ پر انتظامی دباؤ ڈالے اور نہ اپوزیشن اُن کا عوامی جلسوں میں منفی انداز میں ذکر کرے۔ سودی نظام اور فحاشی وعریانی کی تمام صورتوں کا خاتمہ کرنے پر توجہ دی جائے۔ اگر ان تمام باتوں کو ایک جملے میں سمیٹ لیا جائے تو وہ کفایت کرے گا۔ آیئے! حقیقی مسلمان بن جائیں، آیئے پاکستان کو حقیقی اسلامی فلاحی ریاست بنائیں۔

۞۞۞

اُمت مسلمہ کا سب سے بڑا مسئلہ نظامِ خلافت کا نہ ہونا ہے ، باقی تمام مسائل اسی وجہ سے ہیں۔

آج دو ارب مسلمان ہونے کے باوجود ہم مغلوب ہیں اور پانی کی ایک بوتل تک غزہ کے مسلمان بھائیوں تک نہیں پہنچا سکتے ،

اس ذلت و رسوائی سے نکلنے کا واحد حل یہ ہے کہ اللہ کے دین کو دوبارہ غالب کرنے کی جدوجہد کی جائے ،

اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی کا مشن اللہ کے دین کو قائم کرنا تھا ،

سچا اُمتی وہی ہوگا جو آپ ﷺ کے مشن کو اپنی زندگی کا مقصد بنائے گا۔

تنظیم اسلامی کے کل پاکستان سالانہ اجتماع 2024ء کے خصوصی پروگرام ''امیر سے ملاقات'' میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے رفقائے تنظیم واحباب کے سوالوں کے جوابات

میزبان: محمد نعمان
(ناظم تربیت، قرآن اکیڈمی ڈیفنس حلقہ کراچی)

سوال: میں ایک ادارے میں ملازم ہوں اور تحریک کا حصہ بننا چاہتا ہوں لیکن ادارے نے حلف لیا ہے کہ دوران ملازمت میں کسی بھی مذہبی یا سیاسی تنظیم کا حصہ نہیں بن سکتا۔ آپ رہنمائی فرمائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ (حافظ الیاس وسیم، ساہیوال)

امیر تنظیم اسلامی: ایک طرف وہ حلف نامہ ہے جو ریاستی اداروں کے ملازمین سے لیا جاتا ہے کہ وہ دوران ملازمت کسی مذہبی یا سیاسی تنظیم کا حصہ نہیں بنیں گے ۔ یہ ایک طرح کا وعدہ ہے ۔ ہم وعدہ خلافی کے حق میں بھی نہیں ہیں ۔لیکن دوسری طرف دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور زندگی کے ہر شعبہ پر اپنا غلبہ اور نفاذ چاہتا ہے۔ اس لیے یہ ہماری دینی ذمہ داری ہے کہ ہم دین پر ممکنہ حد تک عمل کریں، دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیں اور دین کو قائم کرنے کی جدوجہد بھی کریں جو کہ نبی اکرم ﷺ کا مشن تھا۔ اس دینی فریضہ کی ادائیگی کے لیے دینی اجتماعیت کو اختیار کرنا ضروری ہے جو کہ غلبہ دین کی جدوجہد کر رہی ہو۔ سورۃ العصر کا حاصل بھی یہ ہے کہ اجتماعیت اختیار کر کے دینی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کی جائے ۔ ہم وعدہ خلافی کی بات نہیں کریں گے لیکن اصولی طور پر یہ مقدمہ ہم اپنے بھائی کے سامنے رکھیں گے کہ ایک طرف دینی ذمہ داری ہے اور دوسری طرف معاش کے لیے وعدہ ہے۔ فیصلہ انہوں نے خود کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے آسانی فرمائے۔ آمین!

سوال: اگر مسلم امہ کسی خاص مقصد کے لیے اجتماعی طور پر اکٹھی ہوتی ہے جیسا کہ مسئلہ فلسطین کے حل کے لیے تو اس اجتماعیت کے امیر کا تعین، تقرر کس معیار پر اور کس طریقہ کار پر ہوگا اور اس ضمن میں ایک عام مسلمان کو کیا کوشش کرنی چاہیے؟ (کلیم اللہ، حبیب، ساہیوال)

امیر تنظیم اسلامی: اس معاملے کے دو پہلو ہیں۔ ایک تو وقتی مسائل ہوتے ہیں جیسا کہ فلسطین، کشمیر یا میانمار کا مسئلہ ہے۔ ان مسائل پر ہم سمجھتے ہیں کہ امت کو مشترکہ طور پر آواز بلند کرنا چاہیے، لائحہ عمل طے کرنا چاہیے اور کچھ اصولوں پر جمع ہو جائیں تو بہت اچھی بات ہے۔ قرآن کہتا ہے:

مرتب: محمد رفیق چودھری

﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص﴾ (المائدہ:2)

''اور تم نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کرو۔''

البتہ سب سے بڑا مسئلہ نظام خلافت کا نہ ہونا ہے۔ باقی تمام مسائل اسی وجہ سے ہیں۔ ہم ایک اُمت بننے کی بجائے لسانی، نسلی اور جغرافیائی بنیادوں پر تقسیم ہو چکے ہیں۔ اس تقسیم وتفریق میں ذاتی مفادات بھی شامل ہو جائیں تو پھر اپنوں کے مقابلے میں غیروں کا ساتھ دیا جاتا ہے۔ آج کئی عرب ممالک حماس کی مخالفت صرف اسی وجہ سے کر رہے ہیں۔ اس مسئلے کا مستقل حل نظام خلافت کا دوبارہ قیام ہے۔ آج اللہ کا دین مغلوب ہے، اُمت کی ذلت کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اُمت والا کام چھوڑا ہوا ہے۔ اس زمین پر کوئی خطہ، کوئی ملک ہم نہیں دکھا سکتے جہاں اللہ کا دین مکمل طور پر غالب ہو۔ یہ ہمارا سب سے بڑا جرم ہے اور اسی وجہ سے آج دو ارب مسلمان ہونے کے باوجود ہم مغلوب ہیں اور پانی کی ایک بوتل تک غزہ کے مسلمان بھائیوں تک نہیں پہنچا سکتے۔ اس ذلت و رسوائی سے نکلنے کا واحد حل یہ ہے کہ اللہ کے دین کو دوبارہ غالب کرنے کی جدوجہد کی جائے۔ ظاہر ہے یہ جدوجہد اجتماعی طور پر ہوگی۔ اگر امت کے فہیم عناصر اور دین کا درد رکھنے والے اس مشترکہ معاملے پر جمع ہو جائیں تو یقیناً یہ مسئلہ تو پیش آئے گا کہ امیر کون ہوگا؟ بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ بھی فرماتے تھے کہ ایک امیر ہونا چاہیے تاکہ ڈسپلن رہے اور سمت بھی درست رہے۔ امیر کے تعین اور تقرر کے لیے معیار وہی ہونا چاہیے جو دین نے مقرر کیا ہے کہ جو تقویٰ میں سب سے بڑھ کر ہو اور معاملہ فہمی اور حکمت میں بھی برتر ہو۔ کچھ بنیادی معیارات مشاورت سے بھی طے کیے جا سکتے ہیں۔ جہاں تک عام آدمی کا معاملہ ہے تو عام آدمی کم سے کم کسی دینی اجتماعیت میں تو آئے تاکہ وہ اپنی دینی ذمہ داریاں با آسانی ادا کر سکے۔

سوال: ہمارے بہت سے رفقاء اور احباب خود بھی اور اپنے بچوں کے معاملے میں بھی قرآن مجید کی تعلیم و تعلم کے حوالے سے پریشان ہیں۔ کیا آپ یہ محسوس نہیں کرتے کہ علم فاؤنڈیشن کے تحت آپ نے اور دیگر علماء نے جو کام کیا ہے اس سے رفقاء اور احباب کو مستفید ہونے کا موقع فراہم کیا جائے۔ (احسان اللہ، حلقہ لاہور شرقی)

امیر تنظیم اسلامی: ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے استاد محترم بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے ذریعے ہمیں قرآن حکیم سے جوڑا، پھر دورہ ترجمہ قرآن کا سلسلہ، رجوع الی القرآن کورسز، دروس قرآن کی محافل، منتخب نصاب کے دروس اور بیان القرآن کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ پاکستان بھر میں سینکڑوں مقامات پر دروس قرآن کا اہتمام ہوتا ہے۔ رفقاء واحباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے عزیزوں، رشتہ داروں کو ان دروس سے جوڑنے کی کوشش کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ بانی تنظیم ڈاکٹر

اسرار احمدؒ نے وقت کی جو بھی ٹیکنالوجی میسر تھی اس کا استعمال شرعی حدود میں رہتے ہوئے کیا۔ اس کو ہم اپنے گھروں میں بھی استعمال کرنے کی کوشش کریں ۔ یعنی اپنے گھروں میں ڈاکٹر صاحبؒ اور ان کے شاگردوں کے دروس سے استفادہ میڈیا کے ذریعے بھی کریں۔ علم فاؤنڈیشن کے تحت جو متفقہ نصاب تیار ہوا ہے اس کی منظوری وفاقی حکومت نے بھی دی ہے اور پنجاب اور کے پی کے حکومتوں نے بھی اس کو نصاب کا حصہ بنایا ہے ۔ الحمدللہ۔ اس نصاب کی تیاری میں اللہ تعالیٰ نے ناچیز سے بھی کام لیا اور مجھ پر اپنا فضل فرمایا۔ اب پاکستان بھر میں سوا کروڑ کے لگ بھگ طلبہ وطالبات اسکولوں میں اس نصاب سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ رفقائے تنظیم اور احباب اس سے کس طرح استفادہ کریں تو اس حوالے سے حافظ عاکف سعید صاحب کے دور امارت میں حلقہ خواتین کے مشورے پر بچوں کے لیے چھوٹی چھوٹی کتابوں پر مشتمل نصاب تیار کیا گیا تھا۔ گھریلو اُسرے کا تصور بھی ہمارے ہاں موجود ہے۔ اس سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ الحمدللہ علم فاؤنڈیشن کے نصاب کی چار کتب پر مشتمل ویڈیوز میں ریکارڈ کروا چکا ہوں ۔ ان سے بھی آن لائن استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

سوال: میں جوان ہوں، تعلیم یافتہ ہوں، برسرروزگار ہوں، لیکن مجھے کوئی رشتہ نہیں مل رہا، میں کیا کروں، نکاح کے لیے تحریکی خاتون کیسے تلاش کروں؟ (کامران اسلم ، مقامی تنظیم چوہنگ لاہور)

امیر تنظیم اسلامی: ماشاءاللہ! اچھی بات ہے کہ ایک نوجوان کو اپنی حیا، اپنی نگاہوں اور ایمان کی حفاظت کی فکر ہے۔ اس حوالے سے پہلا مجرب نسخہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا میں ہے:

﴿ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۝٢٤ ﴾ (القصص) ’’پروردگار! جو خیر بھی تو میری جھولی میں ڈال دے، میں اس کا محتاج ہوں۔‘‘

یہ مجرب دعا ہے، اس کا بھی اہتمام ہونا چاہیے اور اگلی بات یہ کہ جب ایک بندہ اجتماعیت سے جڑتا ہے تو اس کا ایک تقاضا یہ بھی ہوتا ہے کہ اپنے ساتھیوں کے ایمان اور حیا کی حفاظت میں ان کی معاونت کی جائے۔ اس تعلق سے تنظیم میں جوان کے سینئرز ہیں، ذمہ داران ہیں، ان سے بھی بات کرنی چاہیے ۔ اپنے والدین سے بھی بات کرنی چاہیے۔ والدین کی دعا اولاد کے حق میں جلد قبول ہوتی ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں نکاح کو بہت مشکل بنا دیا گیا ہے اس کے خلاف بھی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے باقاعدہ تحریک چلائی جس کا مقصد تھا کہ نکاح کو آسان بنایا جائے۔ سب سے اہم یہ ہے کہ اقامت دین کی جدوجہد کو تیز تر کیا جائے کیونکہ اللہ کا دین قائم ہوگا تو پھر نکاح جیسی سنت پر عمل کرنا بھی کوئی مشکل نہیں ہوگا۔

سوال: اس میں سینئر رفقاء کی طرف سے بھی کچھ معاونت ہوسکتی ہے ایسے نوجوانوں کی؟

امیر تنظیم اسلامی: بالکل ہوسکتی ہے۔ ہمارے ہاں تنظیمی نظم میں بنیادی یونٹ اُسرہ ہوتا ہے جس کا ذمہ دار ایک نقیب ہوتا ہے۔ اس کی ذمہ داری ہے کہ اپنے رفقاء کے گھریلو معاملات، ان کی اخلاقی تربیت، علمی تربیت اور ان کی مشکلات کے حل کے بارے میں فکر مند رہے اور رہنمائی دینے کی کوشش کرے۔ لہٰذا اپنے نقیب سے ایسے معاملات میں مشاورت کی جاسکتی ہے۔ اگر نقیب سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا تو پھر مقامی تنظیم کے امیر کے علم میں لایا جائے، دیگر سینئر لوگوں کے علم میں لایا جائے۔ اسی طرح اپنے گھر کی خواتین کو تنظیم میں شامل کر کے حلقہ خواتین سے جوڑنے کی کوشش کی جائے۔ اگر گھر والے آن بورڈ ہوں گے تو دیندار خاتون کا رشتہ تلاش کرنا مشکل نہیں ہوگا۔ البتہ تنظیم میں آنے کا اصل مقصد اللہ کے دین کو قائم کرنے کے لیے جدوجہد کرنا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اخروی نجات حاصل ہو جائے ، یہ نیت ہو تو باقی سارے معاملات بھی اللہ حل کردے گا۔ ان شاءاللہ

سوال: مسجد دین اسلام کی بنیادی درس گاہ ہے۔ آج ملک کی بیشتر مساجد کی امامت ایسے علماء کے پاس ہے جو دین کے بجائے فرقے کے پرچار کو ترجیح دیتے ہیں، ہماری مساجد ایسے مذہب کی ترویج کر رہی ہیں جسے ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے اسٹیٹک اسلام کا نام دیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تنظیم ایسے حفاظ تیار کرے جنہیں درس نظامی کی تعلیم دلوائی جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ مساجد کو ہم خیال علماء میسر آسکیں؟ (ثاقب شفیع ،حبیب)

امیر تنظیم اسلامی: فرقہ واریت کا لفظ ذرا سا بھاری ہے۔ اصل میں وہ مسلکی معاملات میں زیادہ آگے نکل کر کلام کر رہے ہوتے ہیں تو پھر اس میں اختلافی مباحث بھی آجاتے ہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے فرمایا تھا کہ دین کا جو جامع تصور ہے کہ دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اپنا مکمل نفاذ چاہتا ہے، اس کے نفاذ کی جدوجہد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، اس جامع تصور کو چھوڑ کر عقائد، ایمانیات اور عبادات تک دین کو محدود کر دینا، یہ اسٹیٹک اسلام ہے۔ جب دین کا جامع تصور سامنے نہ ہو تو پھر ایسے ہی چھوٹے مسائل پر جھگڑے اور بحثیں ہوتی ہیں۔ جبکہ دوسری طرف اللہ کے دین کا کیا حال ہے؟

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

پاکستان میں سالانہ تقریباً 80 ہزار سے ایک لاکھ تک حفاظ تیار ہو رہے ہیں ۔ اسی طرح ہزاروں کی تعداد میں درس نظامی کے فاضلین کی کھیپ تیار ہو رہی ہے ۔ تنظیم اسلامی کو اس میں کوئی ویلیو ایڈیشن کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ ہم آئمہ مساجد کے ساتھ رابطہ رکھیں، مساجد کی کمیٹی میں شامل حضرات سے رابطہ رہے اور مساجد میں ہمارا اپنا بھی ایک رول ہو۔ وہاں گفتگو کرنے اور تنظیم کا موقف بیان کرنے کے مواقع حاصل کریں۔ مجھے خود امیر تنظیم کی حیثیت سے پورے ملک کے دوروں کے دوران کئی مساجد میں خطاب کا موقع ملتا ہے، اسی طرح کئی مساجد میں رفقائے تنظیم کو رمضان کے دوران دورہ ترجمہ قرآن کا موقع ملتا ہے۔ کئی مساجد میں خلاصہ مضامین قرآن ہوتے ہیں۔ دروس قرآن بھی ہوتے ہیں۔ الحمدللہ اس حوالے سے کافی بہتری آرہی ہے ۔ تنظیم اسلامی کا اصل میدان مسلک سے بالاتر ہوکر دین کے جامع تصور کی دعوت دینا ہے۔ لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ اللہ کے دین کو غالب کیسے کرنا ہے۔ اس کے لیے جدوجہد کرنی ہے۔ جہاں تک درس نظامی کے فاضلین کا معاملہ ہے تو الحمدللہ تنظیم کی سطح پر فاضلین درس نظام کی ایک قابل ذکر تعداد موجود ہے۔ اسی طرح رفقاء کی ایک بڑی تعداد ہے جن کے بچے اور بچیاں حافظ قرآن ہیں اور مزید بھی کر رہے ہیں۔ تاہم ہمارا اصل فوکس اس بات پر ہے کہ آئمہ مساجد سے روابط بڑھائے جائیں۔

سوال: بعض اسلامک اسکالر اس جواز کی بنیاد پر اقامت دین کے معاملے پر اختلاف رکھتے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں فرقہ واریت بہت زیادہ ہے۔ اگر اسلام غالب ہوتا ہے تو کس فرقے کا اسلام نافذ ہوگا؟ اور کیا باقی فرقے اس کو قبول کرلیں گے؟ (دانیال انصاری، حلقہ کراچی جنوبی)

امیر تنظیم اسلامی: یہ سوال بہت پرانا ہے اور جواب بھی بہت پہلے آچکا ہے۔ جب پاکستان قائم ہوا تو اس کے بعد 1949 میں قرارداد مقاصد پاس ہوئی جس

میں یہ طے کر دیا گیا کہ یہاں حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور کتاب وسنت کے منافی کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا۔ تب یہ سوال اُٹھایا گیا کہ اتنے فرقے ہیں، کس کا اسلام غالب ہوگا۔ اس وقت تمام مسالک کے 31 جید علماء نے متفقہ طور پر 22 نکات پر مشتمل ایک مسودہ پیش کیا تھا کہ اس کے مطابق اسلام نافذ ہوگا تو کسی بھی مسلک یا فرقے کو کوئی اختلاف نہیں ہوگا۔ سب اس پر متفق ہوں گے۔ تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ پر ان 22 نکات کی تفصیل مل جائے گی۔ پھر جب قاضی حسین احمد مرحوم کے دور میں ملی یکجہتی کونسل بنی تھی تو اس وقت ان میں چند مزید نکات کا اضافہ کر کے تمام مسالک نے اتفاق کر لیا تھا۔ اب الحمدللہ کسی مسلک یا فرقہ کو نفاذ اسلام کے حوالے سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ جب اسلام نافذ ہوگا تو نماز کی پابندی کروانا حکومت کی ذمہ داری ہوگی۔ قرآن میں ارشاد ہے:

﴿اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ط﴾ (الحج:41) ”وہ لوگ کہ اگر انہیں ہم زمین میں تمکن عطا کر دیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے۔“

نماز قائم کروانا، مساجد کا انتظام کرنا، آئمہ اور خطباء کا انتظام کرنا ریاست کی ذمہ داری ہوگی لیکن حکومت کسی پر یہ پابندی نہیں لگائے گی کہ نماز میں ہاتھ اوپر باندھنے ہیں یا نیچے باندھنے ہیں۔ ہر مسلک کے لوگ اپنے اپنے مسلک کے مطابق انفرادی دینی فرائض ادا کریں گے۔ اسی طرح تمام انفرادی امور میں ہر آدمی اپنے مسلک کے مطابق عمل کر سکے گا۔ اسی طرح علم فاؤنڈیشن کے تحت قرآن مجید کا جو ترجمہ تیار کیا گیا ہے اس پر بھی تمام مسالک کا اتفاق ہے۔ اس کو سکولوں میں پڑھایا جائے، کسی مسلک کے ماننے والوں کو اعتراض نہیں ہوگا۔

سوال: تنظیم اسلامی زیادہ تر اتفاق واتحاد کی بات کرتی ہے اور اسی وجہ سے فقہی یا مسلکی باتوں پر زور دینے سے گریز کرنے کا درس بھی دیتی ہے۔ لیکن سالانہ اجتماع میں ان مسالک کے علماء کو بطور مہمان شریک ہونے کی دعوت کیوں نہیں دی گئی؟ (وسیم حبیب، حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی)

امیر تنظیم اسلامی: ڈاکٹر اسرار احمدؒ سے محبت کرنے والے لوگ ہر مسلک میں موجود ہیں، وہ تنظیم اسلامی سے بھی محبت رکھتے ہیں اور جب کبھی تنظیم اسلامی یا انجمن خدام القرآن کے زیر اہتمام مختلف شہروں میں سیمینارز، کانفرنسز یا دیگر پروگرامز ہوتے ہیں تو ان میں تمام مسالک کے لوگ آتے ہیں، علماء بھی آتے ہیں اور دینی جماعتوں کے قائدین بھی آتے ہیں۔ جہاں تک سالانہ اجتماع کا تعلق ہے تو یہ تنظیمی سطح پر رفقاء کی یاددہانی اور تذکیر وتربیت پر مشتمل اجتماع ہوتا ہے۔ اس لیے یہ خاص طور پر رفقاء واحباب کے لیے مختص ہوتا ہے۔

سوال: موجودہ حالات میں وہ کون سے مراحل ہیں جن کے بعد تنظیم اسلامی اقدام یا اس سے آگے کے مراحل طے کرے گی؟ (اذان بن صمد، حلقہ کراچی جنوبی)

57 مسلم ممالک اسلامی ریاستیں نہیں ہیں کیونکہ وہاں اسلام نافذ نہیں ہے۔ اگر اسلامی ریاست ہی قائم نہیں ہے تو مسلمانوں کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اسلامی ریاست قائم کرنے کی کوشش کریں۔

امیر تنظیم اسلامی: بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے اس حوالے سے کئی اہم خطبات ویڈیوز کی صورت میں موجود ہیں اور اسی موضوع پر ان کی مشہور کتاب ”رسول انقلاب کا طریقہ انقلاب ﷺ“ کے عنوان سے بھی موجود ہے۔ ان سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ مختصراً یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے 13 سالہ مکی دور میں وہیں نماز ادا کی ہے جہاں 360 بت رکھے ہوئے تھے۔ یعنی کفر کے بتوں کے خلاف کوئی اقدام نہیں کیا۔ اس دوران صرف دعوت دی ہے، دعوت قبول کرنے والوں کو منظم کیا ہے، انہیں ایک جماعت کی شکل میں مربوط کیا ہے۔ انہیں صبر کے مراحل سے گزرنے کے لیے تربیت دی ہے۔ جب ایک ایسی مضبوط اور منظم جماعت تیار ہو جائے جو سمع وطاعت کی بنیاد پر امیر کی ایک کال پر کٹ مرنے پر تیار ہو جائے اس کے بعد اقدام کا مرحلہ آتا ہے۔ اس سے قبل بغیر تیاری اور تربیت کے کوئی قدم اٹھانا سنت رسول ﷺ سے مطابقت نہیں رکھتا۔

سوال: ہماری تنظیم آج کے تقاضوں کے مطابق سوشل میڈیا کو موثر طریقہ سے استعمال کیوں نہیں کر رہی؟ (محمد زید حبیب، حلقہ کراچی جنوبی)

امیر تنظیم اسلامی: ہمیں اپنی کمی کوتاہی کا کھلے دل سے اعتراف کرنا چاہیے۔ البتہ جہاں تک ممکن ہے تنظیم اسلامی سوشل میڈیا کو اپنے دعوتی مقاصد کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ الحمدللہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے خطبات سوشل میڈیا پر کثیر تعداد میں سنے جا رہے ہیں، ظاہر ہے اس کا اہتمام ہمارے شعبہ سمع وبصر کے تحت کیا گیا ہے۔ البتہ سوشل میڈیا کے استعمال میں احتیاط بھی ضروری ہے تاکہ دینی حدود اور دینی وقار پامال نہ ہو۔ خاص طور پر سوشل میڈیا کے ذریعے کمائی کرنے کا تصور تنظیم میں بالکل نہیں ہے اور اس کی اجازت بھی نہیں ہے۔ ہمارے وہ رفقاء، جو سوشل میڈیا استعمال کرتے ہیں ان کو بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ اپنے دعوتی کام میں ٹول کے طور پر اسے استعمال میں لائیں مگر دینی حدود اور دینی وقار کو سامنے رکھتے ہوئے۔ تاہم بہتری کی گنجائش موجود ہوسکتی ہے جس کو ہم ماہرین کی خدمات حاصل کر کے مزید بہتر کرنے کی کوشش کریں گے۔ ان شاء اللہ!

سوال: اگر ریاست یا سربراہ مملکت یا سپہ سالار مظلوم مسلمانوں کی مدد کے لیے جہاد کا اعلان نہیں کرتے تو اس کے بعد کس کی ذمہ داری ہے؟ (راجہ محمد امجد خان، حلقہ سکھر)

امیر تنظیم اسلامی: جہاد کا اعلان اسلامی ریاست کرتی ہے، جہاں خلیفہ ہی امت کا امام ہوتا ہے اور وہ شریعت کے دائرہ میں رہ کر احکامات جاری کرتا ہے۔ جہاں سودی نظام ہو، بے حیائی، فحاشی کی کھلے عام اجازت ہو، جہاں خلاف شریعت قانون سازیاں ہو رہی ہوں وہاں جہاد کے اعلان نہیں ہوا کرتے۔ 57 مسلم ممالک اسلامی ریاستیں نہیں ہیں کیونکہ وہاں اسلام نافذ نہیں ہے۔ اگر اسلامی ریاست ہی قائم نہیں ہے تو مسلمانوں کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اسلامی ریاست قائم کرنے کی کوشش کریں۔ یہ فرض ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مسلم حکمرانوں کو بھی جذبۂ خیرخواہی کے تحت توجہ دلانی چاہیے۔ عوام کو بھی جگانا چاہیے کہ پانی، بجلی، گیس، مہنگائی کے خلاف ہم احتجاج اور مظاہرے کرتے ہیں، سڑکوں پر نکلتے ہیں تو اللہ کے دین کے قیام کے لیے کیوں نہیں نکلتے۔ تاہم ہمارا اصل فریضہ یہ ہے کہ ہم منہج انقلاب نبوی ﷺ کے مطابق دین کو قائم کرنے کی جدوجہد کریں۔ اس کے نتیجہ میں جب اسلامی ریاست قائم ہوگی تو پھر مظلوم مسلمانوں کی حمایت کے لیے اعلانِ جہاد بھی ہوگا اور اقدام بھی ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

سوال: باطل نظام میں جو ہمارے مخالفین ہیں وہ اگر اقدام کے مرحلہ سے قبل ہی ہمارے امراء اور قائدین کو اٹھا کر جیلوں میں ڈال دیں اور رفقاء کو منتشر کر دیں تو پھر ہمارے پاس کیا لائحہ عمل ہوگا؟ (منیر احمد، حلقہ سکھر)

امیر تنظیم اسلامی: انقلاب کے لیے جدوجہد کرنے والوں کو ہر قسم کے حالات کا سامنا کرنے کے لیے پہلے سے تیار ہونا چاہیے۔ اس راستے میں اللہ کے پیغمبروں کو شہید کیا گیا، انہیں اذیتیں دی گئیں، خود محمد مصطفیٰ ﷺ کا خون اطہر طائف کی گلیوں میں بہا ہے، جنگ احد میں بہا

ہے۔ 259 صحابہ ؓ اس انقلاب کی راہ میں شہید ہوئے تب جا کر حجاز میں دین غالب ہوا ہے۔ نظام کو بدلنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو آزماتا بھی ہے:

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ﴾ (البقرۃ:155) ''اور ہم تمہیں لازماً آزمائیں گے کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور ثمرات کے نقصان سے۔''

پھر اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے:

﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝﴾ (الم نشرح) ''تو یقیناً مشکل ہی کے ساتھ آسانی ہے۔''

ہمارے لیے اُسوہ حسنہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات ہے۔ تاہم حضور ﷺ کے سامنے کفار اور مشرکین تھے، ہمارے سامنے مسلمان ہیں۔ ہم نے سب سے پہلے ان لوگوں کو دعوت دینی ہے۔ کیا معلوم انہی میں سے بہت سے لوگ دین کی جدوجہد کے لیے تیار ہو جائیں۔ پھر جیسا کہ ڈاکٹر صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ جب ایک معتدبہ تعداد سمع و طاعت کے لیے تیار ہو جائے اور حکومت سوچنے پر مجبور ہو جائے کہ کتنوں کو جیلوں میں ڈالیں گے اور کتنوں کو شہید کریں گے تب اقدام کے بارے میں سوچا جائے گا۔ ہم نے اپنے حصے کا کام کرنا ہے جس کا مقصد اپنی آخرت کی فلاح و نجات ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا ہے۔ اس نے فرعونوں کو مٹایا، نمرودوں کو مٹایا اور ان کے مقابلے میں اپنے دین کو سرفرازی عطا کی۔ ہم نے سارا توکل اللہ پر کرنا ہے۔

سوال: کیا اقامت دین فرض ہے یا فرض عین ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: یہ سوال درست نہیں ہے۔ سوال اس طرح ہونا چاہیے کہ اقامت دین کی جدوجہد کرنا فرض ہے یا نہیں۔ کیونکہ دین کو قائم کر کے دکھانے کا تقاضا ہم سے نہیں کیا گیا بلکہ ہم سے اقامتِ دین کی جدوجہد کرنے کا تقاضا ہے۔ دین کو قائم کرنا اللہ کے اختیار میں ہے۔ ہمارے اختیار میں صرف اس کے لیے جدوجہد کرنا ہے۔ اس راہ میں کتنے انبیاء شہید ہوگئے، ان کے دور میں دین قائم نہیں ہو سکا مگر وہ کامیاب ہیں۔ جہاں تک فرض یا فرض عین کا سوال ہے تو تنظیم کے قائدین کا موقف یہ ہے کہ ہمیں عین کی بحثوں میں پڑنا نہیں چاہیے بس اتنا کہہ دینا کافی ہے اقامت دین کی جدوجہد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے اس بات کو واضح کیا تھا کہ جب آپ کسی چیز کو فرض عین کہتے ہیں تو اس کی یہ تعریف کرنی پڑے گی کہ یہ کرو گے تو فرض ادا ہوگا۔ مثلاً فجر کے دو فرض ادا کرو گے تو فرض ادا ہوگا۔ اگر ایک یا تین ادا کریں گے تو اس فرض کی ادئیگی نہیں ہوگی۔ اسی طرح زکوٰۃ 2.5 فیصد ہے۔ اس سے زیادہ یا کم نہیں ہو سکتی۔ اقامت دین کی جدوجہد میں ہم اس طرح بیان نہیں کر سکتے۔ لہٰذا ان بحثوں میں پڑے بغیر ہمیں اللہ کے دین کے لیے جدوجہد جاری رکھنی چاہیے۔ نماز فرض عین ہے، کتنے لوگ پڑھتے ہیں؟ اسی طرح اگر ہم اقامت دین کی جدوجہد کو فرض عین کہہ بھی دیں گے تو کتنے لوگ اس فرض کو ادا کریں گے۔ جنہوں نے یہ فریضہ ادا کرنا ہے وہ ان بحثوں میں پڑے بغیر بھی ادا کر سکتے ہیں۔

سوال: آپ کے نزدیک اسلامی نظام کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ یا رکاوٹیں کیا ہیں؟ نیز ان رکاوٹوں کو کیسے عبور کیا جا سکتا ہے؟ (انجینئر امجد، قرآن اکیڈمی ملتان)

امیر تنظیم اسلامی: سب سے پہلی اور بڑی رکاوٹ خود ہمارا تصور دین ہے۔ مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد یہ سمجھے بیٹھی ہے کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ادا کر لیا تو میری نجات پکی ہے۔ ان کے نزدیک دین کو بطور نظام قائم کرنے کی جدوجہد کرنا دینی فرائض میں شامل ہی نہیں ہے۔ بقول ڈاکٹر اسرار احمدؒ حرام خوری بھی چلتی رہے، قتل و غارت گری بھی ہوتی رہے، ایک دوسرے کی جائیدادوں اور حقوق پر قبضہ گیری بھی جاری رہے مگر عمرہ کر لیا، کسی پیر کی درگاہ پر پیسے دے دیئے تو سارے گناہ معاف ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! لہٰذا سب سے پہلی رکاوٹ یہ تصور ہے۔ دوسری رکاوٹ سیاسی ہے۔ دینی سیاسی جماعتیں جب جمہوری تماشے میں شامل ہوئیں تو مسلکی بنیادوں پر ووٹ ڈالے گئے اور دینی حلقوں میں تقسیم پیدا ہوگئی، ایک دوسرے پر الزامات اور بہتان تراشیاں بھی ہوئیں لہٰذا عوام ان سے اکتا گئے۔ اس سے بھی نقصان پہنچا ہے اور کبھی دین والوں کے طرز عمل کی وجہ سے بھی عام آدمی دین سے دور ہوا۔ بہت ساری باتیں ہیں جو دین کے راستے کی رکاوٹ بنی ہیں۔

سوال: کیا وجہ ہے کہ نظام خلافت کے دلائل قطعیہ کے باوجود جید علماء اور مذہبی جماعتیں اس کے قیام میں ساتھ کھڑی نظر نہیں آتیں؟ (ساجد اقبال، کراچی شرقی)

امیر تنظیم اسلامی: جب ہم تنظیمی اجتماعات میں گفتگو کرتے ہیں، قرآن حکیم کے دروس سنتے ہیں، ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی گفتگو سنتے ہیں تو ہمارے سامنے قرآن کی یہ اصطلاحات آتی ہیں:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ﴾ (الصف:9) ''وہی ہے (اللہ) جس نے بھیجا اپنے رسول کو الہدیٰ اور دین حق کے ساتھ تاکہ غالب کر دے اس کو پورے نظام زندگی پر۔''

﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝﴾ (المدثر) ''اور اپنے رب کی بڑائی کا بول بالا کرو۔''

((لتكون كلمة الله هي العُليا)) تاکہ اللہ ہی کا کلمہ بلند رہے۔

تکبیر رب، اظہار دین، اعلائے کلمۃ اللہ، رب کی بڑائی کا بول بالا کرنا یہ سب قرآنی اصطلاحات مسلمانوں سے اقامت دین کی جدوجہد کا تقاضا کرتی ہیں۔ یہ اصطلاحات علما بھی استعمال کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ خلافت کے قیام کے لیے کھڑے نہیں ہوتے تو اس حوالے سے ایک بات تو یہ ہے کہ بعض دینی جماعتیں سیاسی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم انتخابی سیاست کے ذریعے دین قائم کریں گے۔ اسی طرح بعض کہتے ہیں کہ دین کے بہت سے گوشے ہیں، ہم نے فلاں گوشہ اختیار کر رکھا ہے۔ جیسا کہ بعض یہ کہتے ہیں کہ ہم دعوت و تبلیغ کے ذریعے اقامت دین کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگوں کے ہاں دین کا تصور ہی محدود ہے۔ یہ ساری باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ ہمارا تصور دین بھی درست ہو اور ہم عمل میں بھی آگے بڑھیں اور ہم مجسم قرآن حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحیح معنوں میں اُمتی بنیں اور امتیوں والا کام کریں۔ آمین یا رب العالمین! ۞۞

پروگرام ''امیر سے ملاقات'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر فیملی کو اپنے بیٹے، عمر 29 سال، CSP آفیسر، ملازمت اسلام آباد، عقیدہ اہل سنت، والد ایسوسی ایٹ پروفیسر (انگلش) سادگی پسند شریف خاندان کی سلیقہ شعار لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے۔ ترجیحاً اسلام آباد یا لاہور۔

برائے رابطہ (والد): 0300-4598150

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کر لیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع 2024ء میں شریک رفقاء کے لیے
ناظمہ علیا اہلیہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا

خصوصی پیغام

میرے محترم اور عزیز رفقاءِ تنظیم اسلامی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے آپ کو ایک بار پھر سالانہ اجتماع میں شرکت کا موقع عطا فرمایا ہے۔ اس بات پر اللہ کا بہت شکر بجالاتی ہوں فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا وَلَهُ الشُّکْرُ۔ ﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۖ وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ﴾ (الاعراف:43) ''اور وہ کہیں گے کل شکر اور کل تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں یہاں تک پہنچادیا' اور ہم یہاں تک نہیں پہنچ سکتے تھے اگر اللہ ہی نے ہمیں نہ پہنچادیا ہوتا۔'' میں خود کو کچھ لکھنے کے قابل تو نہیں سمجھتی تاہم مرحوم بانی امیر ڈاکٹر اسرار احمدؒ سے تعلق کی وجہ سے بہت کچھ کہنا بھی چاہتی ہوں۔ گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر فلسطین کے حالات کے حوالے سے میں جس کرب سے گزر رہی تھی ایک سال سے زیادہ عرصہ ہونے کے بعد اس میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔

☆ ایک طرف اہل غزہ کی مشکلات کو دیکھتی ہوں خواتین، بچے، بوڑھے، بیمار سب ہی پانی، خوراک اور ادویات کی قلت کے باعث جن مشکلات کا شکار ہیں، ہم ان کا صحیح اندازہ ہی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہم تک پوری خبریں نہیں پہنچ پاتیں۔ بنیادی انسانی ضروریات کی قلت، بھوک اور تکلیف میں دم توڑتے بچے، بوڑھے، زخمی افراد پھر ان کو سنبھالنے والے مرد وزن، جو خود خوراک کی شدید کمی (Severe Starvation) کا شکار ہیں، وسائل کی کمی کے باعث دوسروں کی مدد کے منتظر، امت مسلمہ کی غیرت کو جگاتے نظر آتے ہیں۔ ع

''دل ہی تو ہے، نہ سنگ وخشت، درد سے بھر نہ آئے کیوں''

☆ دوسری طرف.... اہل فلسطین کی ثابت قدمی اور صبر وثبات سے دل کو حوصلہ ملتا ہے کہ 'ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں' جو کل عالم انسانیت کو اہل ایمان کے جذبۂ جہاد سے متعارف کروا رہے ہیں کہ آج کے دجالی دور میں راتوں کے راہب اور دن کے شہسوار موجود ہیں جن کے خوف سے صیہونی طاقتیں لرزتی ہیں جو فرعونیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بچوں کا قتل عام تو کر سکتی ہیں مگر میدان جنگ میں مجاہدین کا مقابلہ کرنے سے خائف نظر آتی ہیں۔

☆ تیسری طرف.... سر شرم سے جھک جاتا ہے جب مسلمان عوام کے منتخب مسلمان حکمرانوں اور صاحبِ اقتدار لوگوں کو دجالی دور کے دجل میں مبتلا دیکھتی ہوں۔ بہت ڈر لگتا ہے اس بات سے کہ کہیں حکمرانوں ہی کی نہیں عوام الناس کی بے حسی اللہ کے غضب کی صورت میں ہم سب کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔ ہمیں کثرت سے دعا کرنی چاہیے:

((اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ))

''اے اللہ! تو اپنے غضب سے ہمیں نہ مار، اپنے عذاب کے ذریعہ ہمیں ہلاک نہ کر اور ایسے برے وقت کے آنے سے پہلے ہمیں بخش دے۔''

(آمین ثم آمین)

☆ میرے عزیز رفقاءِ تنظیم اسلامی! 4 سال سے زیادہ عرصہ بیت گیا، امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ صاحب اپنی ذمہ داری پوری محنت اور کوشش کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔ ندائے خلافت میں ہر ہفتے باقاعدگی کے ساتھ ''امیر محترم کی گزشتہ ہفتے کی مصروفیات'' کا مطالعہ کرتی ہوں تو اُن کی محنت، مصروفیات اور دعوت کے کام کی اَن تھک کوششوں میں مجھے بانیٔ محترم رحمۃ اللہ علیہ کی جھلک نظر آتی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُن کی محنت اور کوشش کو بابرکت بنائے۔ آمین!

امیر محترم اپنے بیانات اور خطبات جمعہ کے ذریعے اپنی جماعت ہی نہیں بلکہ پوری امت کو جگانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اپنے خطباتِ جمعہ اور خطاباتِ عام میں وہ مسلسل فلسطین کے مظلومین کے حق میں صدائے احتجاج بلند کرتے نظر آتے ہیں۔ وہ اپنا کام پوری محنت اور خلوص کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ہمیں بھی اپنی فکر کرنی چاہیے کہ دین کے حوالے سے جن ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لیے ہم نے ''اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا'' ''اور عہد کو پورا کرو یقیناً عہد کے بارے میں باز پرس ہو گی۔'' کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ سے جو عہد کر رکھا ہے، اسے ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اندریں حالات، دورِ جدید کے فتنے اور ان پر مستزاد سوشل میڈیا کی دجالیت پر مبنی جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ ثابت کرنے کی صلاحیت نے ہر دردمند دل کے دکھ میں بہت اضافہ کر دیا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ وہ وقت بالکل قریب آن لگا ہے جب اہلِ ایمان اپنے ایمان کی پونجی سنبھالتے جنگلوں کا رخ کرنے لگیں گے۔ سورۃ النحل کی آیت نمبر 97 میرے ذہن میں گردش کرتی رہتی ہے میں چاہتی ہوں آپ سب رفقاء اسے یاد کر لیں اور اپنے گھر والوں کو بھی میری طرف سے بطور ہدیہ پہنچا دیں اور اس کا ترجمہ اور مفہوم بھی سمجھا دیں ان شاء اللہ ایمان وعمل میں اضافہ ہو گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾﴾ (النحل:97) ''جس کسی نے بھی نیک عمل کیا' خواہ وہ مرد ہو یا عورت' بشرطیکہ ہو وہ مؤمن تو ہم اُسے (دُنیا میں) ایک پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے۔ اور (آخرت میں) ہم انہیں ضرور دیں گے اُن کے اجر' اُن کے بہترین اعمال کے مطابق۔''

عزیزان گرامی! ہمیں آج بھی وہی کام کرنے ہیں جو میں گزشتہ سال اپنے پیغام میں لکھ چکی ہوں۔ میں چاہوں گی کہ میری گزشتہ سال کی وہ گزارشات جن کا تعلق عمل کی دنیا سے ہے، آپ اپنے ذہنوں میں پھر سے تازہ فرما لیں۔

عزیز رفقائے گرامی! ہمیں اس بات کا جائزہ ضرور لینا چاہیے کہ مسجد اقصیٰ کی حرمت کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں؟ ہم دعا تو کر سکتے ہیں۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے، دعا ہی اصل عبادت ہے، دعا عبادت کا جوہر ہے۔ ہم ایسی پُرخلوص دعا کا سہارا لیں جو خلوصِ دل سے اللہ کے حضور توبہ کر کے مانگی گئی ہو۔ رو رو کر اپنے رب سے التجائیں کریں، قنوتِ نازلہ کا اہتمام کریں۔ گھر والوں کو بھی تاکید کریں۔ ایسی تمام مصنوعات (Products) جن میں کسی درجے میں بھی اسرائیل کو فائدہ پہنچ سکتا ہو ان کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

''دُعائے'' مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

پیارے نبی ﷺ نے جنگ کے حالات میں خاص طور پر لمبی لمبی دعائیں مانگیں۔ بدر کے

موقع پر آپ ﷺ نے بہت دردمندی سے رو رو کر اپنی قلت تعداد و اسباب پر اپنے رب کی مدد کے لیے دامن پھیلایا۔ آج ہمیں بظاہر اہلِ غزہ کی فتح غیر یقینی لگتی ہے لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ دشمنانِ اسلام کو ذلیل وخوار کرنے پر قادر ہے۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

حالات میں تبدیلی کے لیے بہت مؤثر ذریعہ حقیقی توبہ اور گناہوں سے اجتناب بھی ہے۔ سب رفقاء ''Charity Begins at Home'' کے مصداق اپنے اپنے گھروں کا جائزہ لیں کہ دجالی فتنے کی کون کون سی صورتیں ہمارے گھروں میں داخل ہونے کی کوشش کر رہی ہیں۔ موبائل فون کا فتنہ تو ہر گھر میں موجود ہے۔ اہل خانہ کو اور خود کو اس کی ہلاکت خیزی سے بچانے کے کیا طریقے اختیار کیے جائیں؟ اپنے اہل خانہ کے ساتھ کتب احادیث میں سے باب الفتن کا ضرور ضرور مطالعہ کریں۔

اپنے گھروں کا جائزہ اس پہلو سے بھی ضرور لیں کہ کیا بچے دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں، دینی شعائر کا اہتمام کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو سمجھ لیں کہ ان پر دجالی فتنہ اثر انداز ہو رہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ آنے والے وقت میں معلوم ہو کہ دینی غیرت و حمیت بالکل ہی دم توڑ چکی ہے، معاذ اللہ ؎

احساسِ عنایت کر آثارِ مصیبت کا   امروز کی شورش میں اندیشۂ فردا دے

اپنے بچوں میں دینی حمیت بیدار کرنے کے لیے انہیں اپنے اسلاف سے جوڑنے کی کوشش کریں۔ سیرت النبی ﷺ، سیرت صحابہؓ، ائمہ اربعہؒ اور تاریخ اسلامی کی نامور شخصیات کی زندگیوں کا مطالعہ کرائیں۔ ان میں جذبۂ جہاد اور شوقِ شہادت پیدا کریں۔ انہیں دجالیت اور صہیونیت سے متعارف کرائیں۔ تاریخ بنی اسرائیل اور تاریخ امت مسلمہ کا مطالعہ کرائیں۔ آپ کے علم میں ہوگا کہ اسرائیل میں ہر یہودی بچے کو مونٹیسوری لیول سے ہی اسلام اور مسلمانوں سے دشمنی کی نہ صرف تعلیم دی جاتی ہے، بلکہ اسلام دشمنی اُن کی گھٹی میں ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہم کم سے کم یہ کوشش تو کر سکتے ہیں کہ اپنے بچوں میں اللہ، اللہ کے رسول ﷺ اور اللہ کے دین کے ساتھ وفاداری کے جذبات پیدا کریں۔ بچوں کو وقت ضائع کرنے والی مصروفیات سے نکالیں خصوصاً موبائل پر وقت کے ضیاع سے.... فلسطینی بچوں کی زندہ مثالوں سے ان میں قرآن کی محبت، دین کے ساتھ وفاداری اور جذبۂ جہاد پیدا کریں۔

اسرائیل نواز کمپنیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ مفتی تقی عثمانی صاحب ﷾ نے بہت خوبصورت بات کی ہے: ''یہ حرام حلال کا مسئلہ نہیں ہے، یہ دینی غیرت وحمیت کی بات ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کی مصنوعات ہماری زندگیوں میں جزو لاینفک کی طرح شامل ہو چکی ہیں۔'' انہیں چھوڑنا بہت ادنیٰ درجے کی قربانی ہے۔ ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف بڑھیں۔ اللہ کی رضا کے لیے ہر وہ کام چھوڑ دیں جسے چھوڑنے کا ہمارے پیارے نبی ﷺ نے حکم دیا ہے۔ تنظیم اسلامی کے ہر رفیق کو وہ حدیث یاد ہوگی کہ صحابہ کرامؓ نے نبی ﷺ سے سوال کیا تھا: ((اَیُّ الْھِجْرَۃِ اَفْضَلُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ)) ''یارسول اللہ ﷺ سب سے افضل ہجرت کون سی ہے۔'' رسول ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا: ((اَنْ تَھْجُرَ کُلَّ مَا کَرِہَ رَبُّکَ)) ''افضل ہجرت یہ ہے کہ تم (ہر) اس چیز کو چھوڑ دو جسے تمہارا رب ناپسند کرتا ہے۔''

اکثر مجھے شکایت پہنچتی رہتی ہے کہ رفقائے تنظیم اسلامی کے گھروں کی وہ خواتین جو ماشاء اللہ تنظیم میں شامل ہیں، عمومی اور خصوصی پروگرامز میں کم ہی شرکت کرتی ہیں۔ الا ماشاء اللہ ___ یہ لمحہ فکریہ ہے! خواتین کا نظم مردوں کے تحت ہے، یہ اس بات کا مظہر ہے کہ آپ مردوں کو اللہ نے اصل ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ خاص طور پر اپنے گھروں میں آپ کی حیثیت قوام کی سی ہے۔ گھر والوں میں دین کا شوق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے تو شکایت دور ہوگی ان شاء اللہ۔ آپ کا محبت آمیز نرم رویہ، یہ کام با آسانی کر سکتا ہے۔

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم   رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

عزیزانِ گرامی! دل بہت افسردہ ہے۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اسے مشکل میں تنہا نہیں چھوڑتا۔ ہمیں لگتا ہے کہ اہل فلسطین بڑی آزمائش میں ہیں حالانکہ غور کیا جائے تو اصل آزمائش میں ہم ہیں۔

پاکستان اپنی ایٹمی طاقت کس پر آزمائے گا؟ کوئی دھمکی دی جا سکتی تھی، مسلم اتحاد کی بات کی جا سکتی تھی۔ آج دو ارب مسلمانوں میں سے اکثریت کا یہ حال ہے کہ یا کھال مست ہیں یا مال مست اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْ ذَالِكَ ؎

ہر دردمند دل کو رونا مرا رُلا دے
''خاموش جو کھڑے'' ہیں شاید اُنہیں جگا دے

وقت ایک سا نہیں رہتا۔ آج موقع ہے ہم ازسرِنو اپنی مصروفیات، اپنی فکرمندیاں اور اپنی پلاننگز کا جائزہ لیں۔ اپنے لیے کچھ اہداف طے کریں۔ اللہ سے مدد مانگتے ہوئے اس کی طرف لپکیں: ﴿فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۵۰﴾ (الذاریات) ''تو دوڑو اللہ کی طرف یقیناً میں تم لوگوں کے لیے اُس کی طرف سے صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں۔''

☆ عزیزانِ محترم! میں اپنی دعاؤں میں ہمیشہ امیر تنظیم اسلامی اور رفقائے تنظیم کو یاد رکھتی ہوں اور آپ تمام رفقاء سے درخواست کرتی ہوں کہ میرے ''خاتمہ بالایمان'' کے لیے دعا کریں اور یہ دعا بھی اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مجھے آخری وقت تک اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کرے۔

جزاکم اللہ خیر، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(14 تا 20 نومبر 2024ء)

جمعرات 14 نومبر: تنظیم اسلامی کے کل پاکستان سالانہ اجتماع 2024ء میں شرکت کے لیے کراچی سے بہاولپور روانگی ہوئی۔

جمعہ، ہفتہ، اتوار 15، 16، 17 نومبر: تنظیم اسلامی کے کل پاکستان سالانہ اجتماع 2024ء کی صدارت کی۔ خصوصی پروگرام ''امیر سے ملاقات'' میں رفقاء و احباب کے سوالات کے جواب دیے۔ علاوہ ازیں افتتاحی و اختتامی خطاب بھی فرمایا۔ اجتماع کے آخر میں احباب سے بیعت مسنونہ لی اور خصوصی دعا فرمائی۔

بدھ 20 نومبر: عمرہ کی ادائیگی کے لیے روانگی ہوئی۔

معمول کی سرگرمیاں: نائب امیر صاحب سے مستقل آن لائن رابطہ رہا اور تنظیمی امور انجام دیے۔ منتخب قرآنی نصاب کے حوالے سے ذمہ داریاں انجام دیں۔ معمول کی کچھ ریکارڈنگز کرائیں۔

پاکستان سمیت پوری اُمت کے مسائل کا حل نظام خلافت کے قیام میں ہے: خورشید انجم

تنظیم اسلامی کا ہر وہ رفیق جو پورے انشراحِ صدر کے ساتھ اقامت دین کی جدوجہد میں لگا ہوا ہے ان شاء اللہ، وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو ہوگا اور اس کا شمار اس صف میں ہوگا جو مسلمانوں کے لیے لڑ رہی تھی: ڈاکٹر انوار علی

قرآن مجید اور سنت رسول ﷺ سے ہمیں رہنمائی ملتی ہے کہ اگر ہم راہِ حق پر پیش رفت کریں گے تو باطل کی ساری چالیں ناکام ہو جائیں گی: ڈاکٹر ضمیر اختر خان

میزبان: آصف حمید

تنظیم اسلامی کے کُل پاکستان سالانہ اجتماع 2024ء کے موقع پر

پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں مختلف قومی اور بین الاقوامی موضوعات پر تجزیہ اور اظہارِ خیال

مرتب: محمد رفیق چودھری

سوال: احادیث رسول ﷺ میں قیامت سے قبل نظام خلافت کے قیام کی نوید موجود ہے۔ ان احادیث کو بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے عام کیا اور تنظیم اسلامی نے بھی ”نوید خلافت“ کے نام سے بڑے پیمانے پر ان کی اشاعت کی۔ ان احادیث کا تذکرہ ہمیں کسی اور مذہبی یا دینی پلیٹ فارم، ان کے میڈیا اور سوشل میڈیا فورمز پر نہیں دکھائی دیتا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

خورشید انجم: اگر آپ کے سوال کا جواب ایک لفظ میں دیا جائے تو وہ ہے محدودیت اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ 200 سالہ دورِ غلامی میں دین کے حوالے سے ہمارے تصورات کو اس قدر مسخ کیا گیا اور اس قدر محدودیت آ گئی ہے کہ اب ہماری اکثریت دین کے جامع تصور سے لاعلم ہے۔ اسی بات کا رونا اقبال نے بھی رویا ہے ؎

مُلّا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد!

آج ہماری اکثریت نے صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو کُل اسلام سمجھ لیا ہے۔ اس سے آگے کسی کی سوچ ہی نہیں جاتی کہ سیاست، معیشت اور معاشرت بھی دین کا حصہ ہیں اور ان میں بھی اسلام کو نافذ ہونا چاہیے۔ دینی حلقوں اور مدارس میں بھی صرف فقہی مسائل پر بحث ہوتی ہے، کتاب الملاحم اور کتاب الفتن تک پہنچنے کی نوبت ہی نہیں آتی اور اگر ان کو پڑھایا بھی جاتا ہے تو زیادہ سے زیادہ معاملہ تلاوت تک محدود رہتا ہے۔ بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے 1991ء میں تحریک خلافت کا آغاز کیا تھا اور اسی دوران ”نوید خلافت“ کے نام سے خلافت کی احادیث کو عام کیا تھا۔ اگرچہ اس سے قبل 1975ء میں جب تنظیم اسلامی کی بنیاد رکھی گئی تو اس وقت بھی ڈاکٹر صاحبؒ نے اس حوالے سے ایک خطاب کیا تھا جو ”تنظیم اسلامی کا پس منظر“ کے عنوان سے شائع بھی ہوتا ہے۔ اس میں بھی وہ حدیث شامل کی گئی تھی جس میں کہا گیا ہے: ”میری امت پر ایسا وقت آئے گا جیسے بنی اسرائیل پر آیا تھا، اور وہ مماثلت میں ایسے ہوگا جیسے جوتا جوتے کے برابر ہوتا ہے۔“ یعنی یہ اُمت بھی انہی فتنوں میں مبتلا ہوگی جن میں بنی اسرائیل مبتلا ہوئے تھے۔ اس کے بعد پھر بہت بڑی جنگ ہوگی اور آخر میں پھر اسلام کا غلبہ ہوگا۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے اس بات کو اُجاگر کیا کہ اب وہ دور آنے والا ہے جس کا ذکر ان احادیث میں ہے لیکن آج منبر و محراب سے اور دینی حلقوں کے میڈیا فورمز سے ان احادیث کا ذکر اس طرح نہیں ہو رہا جس طرح ہونا چاہیے۔ ایک حدیث میں یوں بھی ذکر ہے کہ ایک زمانہ آئے گا جب دجال کا ذکر کم ہو جائے گا۔ اس کے برعکس منبر و محراب سے جو چیزیں عام کی جا رہی ہیں ان میں فرقہ واریت اور فقہی بحثوں کا رنگ غالب ہے۔

ڈاکٹر ضمیر اختر خان: دورِ استعمار میں مذہب کو سیاست، معیشت اور معاشرت سے جدا کر دیا گیا۔ یعنی دین کا جو اجتماعی نظام تھا اس کا تصور لوگوں کے ذہنوں سے نکال دیا گیا۔ اس کے برعکس قومی ریاستوں کا تصور دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے علاوہ جتنے بھی مسلم ممالک ہیں وہ یا تو قومیت کی بنیاد پر بنے ہیں یا جغرافیائی حدود کے پابند ہو گئے ہیں۔ جبکہ خلافت کا تصور یہ تھا کہ پوری اُمت مسلمہ جسد واحد کی مانند ہے اور تمام مسلمان ایک خلیفہ کے ماتحت ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے دینی حلقے اور دینی مدارس بھی دین کے جامع تصور اور اجتماعی نظام کے ذکر سے خالی ہیں۔ الا ماشاء اللہ، صرف فقہی مسائل پر بحث تک محدود رہ گئے ہیں۔

ڈاکٹر انوار علی: ایک تصور یہ بھی بن گیا ہے کہ حضرت مہدی آئیں گے تو ہمارے لیے راستہ ہموار کریں گے اور پھر دین غالب ہوگا اور اس سے پہلے ہمیں بس ایک کونے میں بیٹھ کر اللہ کی عبادت کرنی ہے جو کہ درست تصور نہیں ہے۔

سوال: وہ طاقتیں جو اس وقت پوری دنیا پر حکومت کر رہی ہیں، یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ ان احادیث سے بے خبر ہوں جن میں پوری دنیا پر خلافت کے قیام کا ذکر ہے۔ یقیناً انہوں نے خلافت کا راستہ روکنے کے لیے منصوبہ بندی بھی کر رکھی ہوگی۔ مسلمانوں کو ان کے مشن سے دور کرنے کے لیے ان کی کوششوں کے بظاہر کوئی شواہد موجود ہیں؟

ڈاکٹر ضمیر اختر خان: معرکۂ حق و باطل ہر دور میں جاری رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے پہلے بھی جب پیغمبر آئے تو ان کے خلاف باطل کے پیروکار سرگرم ہوئے اور ان کے ساتھ جنگیں بھی کیں۔ نوآبادیاتی دور میں دین و مذہب سے آزاد ایک تصورِ زندگی سیکولر فلسفے کے طور پر رائج ہو گیا تھا جو آج تک جاری ہے۔ اب اس تصور کے دفاع میں باطل قوتیں ہر طریقہ اختیار کر رہی ہیں۔ نائن الیون کے بعد ٹونی بلیئر نے کہا تھا کہ ہم دنیا میں کہیں بھی خلافت کا نظام قائم نہیں ہونے دیں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اس حوالے سے پلاننگ کر رہے ہیں اور سرتوڑ کوشش بھی کر

رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا مسلمانوں کو ان کے سامنے ہار مان لینی چاہیے؟ کیا باطل کی تمام تدبیریں کامیاب ہو جائیں گی؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں یقین دہانی مل رہی ہے:

﴿اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝﴾ (الطارق) ”(اے نبی ﷺ!) یہ لوگ اپنی سی چالیں چل رہے ہیں اور میں بھی اپنی چال چل رہا ہوں۔“

اس حوالے سے جو بہت ہی حوصلہ افزا بات قرآن مجید اور سنت رسول ﷺ سے ہمیں ملتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر ہم راہ حق پر پیش رفت کریں گے تو باطل کی ساری چالیں ناکام ہو جائیں گی۔ لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ باطل کی چالوں کا توڑ کیا جائے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام ؓ کے طریقے کو اختیار کرتے ہوئے اپنی جدوجہد کو تیز تر کردیں تاکہ کسی ایک خطہ زمین پر اللہ کا دین قائم ہو جائے۔ ہمارے سامنے افغانستان کی مثال موجود ہے جہاں امارت اسلامیہ قائم ہوئی تو امریکہ سمیت 48 ممالک نے اس پر چڑھائی کردی کیونکہ ان کو برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ باطل نظام کے مقابلے میں کوئی اپنا نظام قائم کرے۔ 20 سال نیٹو ممالک نے ناک رگڑنے کے بعد بالآخر شکست کھائی اور اب وہاں دوبارہ امارت اسلامیہ قائم ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ باطل کی ساری تدبیریں ناکام ہوگئیں۔ لہٰذا راہ حق پر جدوجہد کے ذریعے ہی ہم باطل کو شکست دے سکتے ہیں۔

ڈاکٹر انوار علی: قرآن مجید کی سورۃ آل عمران میں مصابرت کا بیان آیا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ اس مقام کے حوالے سے خاص طور پر یہ بات واضح فرماتے تھے مصابرت کا سوال ہی وہاں پیدا ہوتا ہے جب سامنے والا بھی صبر پر ڈٹا ہوا ہو۔ آپ دیکھیں کہ باطل ہم سے بڑھ کر انوسٹمنٹ کر رہا ہے، بھرپور تیاریاں اور کوششیں کر رہا ہے۔ انہوں نے احادیث کا مطالعہ بھی کر رکھا ہے جبکہ اس کے برعکس امت مسلمہ اپنے دفاع سے بھی قاصر ہے۔ وہ ہمارے گھروں کے اندر تک پہنچ کر چادر اور چاردیواری کے تصور کو متاثر کر رہے ہیں۔ گھر اور خاندان کے نظام کو، والدین اور اولاد کے تعلق کو توڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آج سیٹلائٹ ٹیکنالوجی ہمارے موبائل فونز میں انٹرنیٹ کی صورت میں بالکل مفت دستیاب ہے جس کے پیچھے ان کی اربوں ڈالرز کی سرمایہ کاری ہے۔ ذرا سوچیے ایک سیٹلائٹ کو خلا میں بھیجنے پر کتنی لاگت آتی ہے مگر یہ سب کچھ انہوں نے ہمارے لیے مفت کردیا ہے تو اسی کے ذریعے وہ اپنے مقاصد بھی پورے کر رہے ہیں۔

خورشید انجم: ہمارا سیاسی اور معاشی نظام تو مکمل طور پر باطل کے شکنجے میں ہے البتہ ہمارا معاشرتی نظام کسی قدر باطل کی یلغار سے بچا ہوا تھا۔ لیکن اب وہ ہمارے معاشرتی نظام پر بھی نقب لگا رہے ہیں۔ مغرب کی طرح ہی مادر پدر آزادی، وہی بے حیائی، عریانی اور فحاشی یہاں بھی پھیل رہی ہے۔ کتنے ہی گھروں میں فتنے جنم لے رہے ہیں اور طلاق کی شرح کس حد تک بڑھ چکی ہے، یہ سب کچھ باطل کی ان کوششوں کو واضح کر رہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ احادیث میں خراسان کا بھی ذکر ہے کہ یہاں سے فوجیں نکلیں گی اور جا کر امام مہدی کے لشکر میں

> **اہل مغرب نے جمہوریت کے لیے قربانیاں دیں تو وہ بھی سرمایہ دار ڈکٹیٹروں کی لونڈی ثابت ہوئی، پھر وہ کیمونزم کی طرف بھاگے تو وہاں بھی آمریت کا سامنا کرنا پڑا۔ اب دنیا کو نئے نظام کی ضرورت ہے۔**

شامل ہو جائیں گی۔ خراسان میں موجودہ افغانستان، پاکستان کے بعض شمالی علاقے اور ایران کا کچھ علاقہ شامل ہے۔ اسی طرح احادیث میں شام کا بھی ذکر ہے کہ وہاں ایمان ہوگا اور خیر ہوگی، شام میں فلسطین بھی شامل تھا، پھر یمن کے بارے میں بھی احادیث ہیں لیکن ان تمام علاقوں پر جنگیں مسلط کی گئیں اور انہیں تباہ کرنے کی پوری کوشش کی گئی۔ اسی طرح احادیث میں ذکر ہے کہ ہر شجر اور پتھر یہودی کے خلاف بولے گا لیکن غرقد کا درخت یہودی کو چھپائے گا۔ آج غرقد کے درخت کی اسرائیل میں کاشت ہو رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ انہوں نے ان احادیث کا مطالعہ کیا ہے اور اس کے مطابق وہ اپنی منصوبہ بندی اور کوششیں کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر ضمیر اختر خان: باطل قوتوں کے سارے مکروفریب کی اصل کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان کیا ہے:

﴿يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝﴾ (الصف) ”وہ تلے ہوئے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھا کر رہیں گے اور اللہ اپنے نور کا اتمام فرما کر رہے گا خواہ یہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔“

وہ تو ساری کوششیں اور ساری منصوبہ بندیاں کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان ساری تدبیروں کو غارت کردے گا۔

سوال: آج ابلیسی نظام نے پوری دنیا کو اپنے شکنجے میں جکڑ لیا ہوا ہے اور بظاہر ایسے آثار بھی نظر نہیں آ رہے کہ دوبارہ احیاء ہوگا۔ آپ کے خیال میں ان احادیث کے پورا ہونے کا وقت کب آئے گا؟

ڈاکٹر انوار علی: جب رات گہری ہو جاتی ہے تو صبح کے آثار کا آغاز بھی وہیں سے ہو جاتا ہے۔ مکہ مکرمہ میں آپ ﷺ اور صحابہ کرام ؓ نے کس قدر اذیتیں برداشت کیں، آپ ﷺ کا کس طرح مذاق اُڑایا گیا، یہاں تک کہا جاتا کہ کھانے کو کچھ نہیں ہے اور آپ لوگ روم اور فارس پر حکومت کی باتیں کر رہے ہو (معاذ اللہ)۔ پھر طائف سے کس حالت میں واپس آئے اور پھر کس طرح پناہ ملی، آپ ﷺ کے صحابہ ؓ پر کیا گزری، حضرت بلال، حضرت مصعب، حضرت خباب بن ارت ؓ کن حالات سے گزرے، یعنی مکہ کے 13 برس ظلمت کی رات کس قدر گہری ہوتی چلی گئی، جب ہر طرف سے راستے بند ہوگئے تو پھر اچانک مدینہ منورہ کا راستہ کھل گیا اور اس کے بعد اسلام کا غلبہ چند سالوں میں ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ اپنی تدبیر فرمانے میں سب سے بہتر ہے۔ وہ قرآن میں فرمایا ہے:

﴿وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ﴾ (یوسف: 21) ”اور اللہ تو اپنے فیصلے پر غالب ہے۔“

البتہ اللہ تعالیٰ کی ایک سنت یہ بھی ہے کہ وہ پہلے لوگوں کو آزمائشوں سے گزارتا ہے۔ اللہ پاک کہتا ہے:

﴿لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ﴾ (الانفال: 37) ”تاکہ اللہ پاک کو ناپاک سے (چھانٹ کر) علیحدہ کردے۔“

اللہ تعالیٰ نے مومنین اور منافقت کا سہارا لینے والوں کو چھانٹ کر علیحدہ بھی کرنا ہے۔ لہٰذا سوال یہ نہیں ہے کہ اللہ کا دین کب غالب ہوگا۔ اصل سوال یہ ہے کہ ہم اللہ کے دین کے لیے کیا کر رہے ہیں؟ اللہ کے رسول ﷺ کی احادیث میں قرب قیامت کی جو نشانیاں بیان کی گئی ہیں ان میں سے اکثر پوری ہو چکی ہیں اور بہت تیزی سے حالات اور واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ ان حالات میں ہمیں اپنی فکر کرنی چاہیے کہ ہم کس صف میں کھڑے ہیں۔

ڈاکٹر ضمیر اختر خان: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے درمیان نبوت موجود رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ اس کے بعد نبوت کے طریقہ پر خلافت قائم ہوگی اور وہ اس وقت تک قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا...... اس کے بعد کاٹ کھانے والی بادشاہت قائم ہوگی...... اس کے بعد قہر وتکبر اور زور زبردستی والی بادشاہت کی حکومت قائم ہوگی اور وہ اس وقت تک باقی

رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ ... اس کے بعد پھر نبوت کے طریقہ پر خلافت قائم ہوگی۔" اس حدیث کے مطابق اگر دیکھا جائے تو ہم پانچویں دور کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔ اگرچہ امت مسلمہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے 57 مسلم ممالک بنا دیے گئے مگر اس میں خیر کا پہلو یہ ہے کہ ہمیں اسلام کے غلبے کی جدوجہد کرنے کی مہلت مل گئی۔ بالخصوص اہل پاکستان کو تو آزادی اسلام کے نام پر ملی ہے۔ ہم نے ایک عہد کیا تھا کہ یہاں اسلام کا بول بالا کریں گے۔ اگر ہم نے اس عہد کی پاسداری نہ کی تو پھر ہم نفاق کے مرض میں مبتلا ہو جائیں گے۔ جیسا کہ سورۃ التوبہ میں فرمایا گیا:

﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ﴾ (التوبۃ:75) "اور ان میں وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے نواز دے گا۔"

ڈاکٹر اسرار احمدؒ بڑی شدومد سے اس آیت کی تفسیر کیا کرتے تھے۔ اگر ہم اس عہد کی پاسداری میں خود کو کھپا دیں تو خلافت کا آغاز یہیں سے ہو جائے گا اور آنے والے دور میں یہیں سے لشکر جا کر حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملیں گے مگر ایسا تب ممکن ہوگا جب ہم اپنی زندگی آج سے ہی دین کے غلبے کے لیے کھپائیں گے۔

خورشید انجم: اس حوالے سے ہم یقینی طور پر تو کچھ نہیں کہہ سکتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ کب تشریف لائیں گے البتہ اتنا ضرور ہے کہ آخری دور کے حوالے سے جو نشانیاں احادیث میں بیان کی گئی ہیں وہ ایک ایک کر کے پوری ہوتی جارہی ہیں۔ جیسے حدیث میں کہا گیا کہ ننگے پاؤں ننگے بدن چرواہے بڑی بڑی عمارتیں بنائیں گے۔ آج عرب کے بدو ایسی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی طرح ایک بڑی جنگ الملحمۃ الکبریٰ کا ذکر ہے۔ گویا اس کا آغاز بھی مشرق وسطیٰ میں ہو چکا ہے اور وہ رفتہ رفتہ پھیل رہی ہے۔ واللہ اعلم۔ صہیونی جس گریٹر اسرائیل کے منصوبے کی تکمیل میں اس جنگ کو پھیلا رہے ہیں تو خدشہ ہے کہ یہیں سے عالمی جنگ بھڑک اُٹھے گی۔ حدیث میں بتایا گیا ہے کہ اس جنگ میں اس قدر تباہی پھیلے گی کہ ایک اُڑتا ہوا پرندہ زمین پر اترنے کی کوشش کرے گا مگر نہیں اُتر سکے گا کیونکہ اس قدر لاشیں زمین پر بچھی ہوں گی۔ اسی طرح ایک اور جنگ کا ذکر ہے جو رومیوں کے خلاف ہوگی اس میں اگر کسی کے 100 بیٹے ہوں گے تو 99 شہید ہو جائیں گے۔ مسلمانوں کو فتح تو ہوگی مگر اس کی انہیں کوئی خوشی نہیں ہوگی

سوال: مشرق وسطیٰ، خصوصاً فلسطین کی موجودہ صورتحال، صہیونی اور ابلیسی طاقتوں کا اتحاد اور عرب ممالک کی اسرائیل نوازی، کیا یہ سب عوامل گریٹر اسرائیل کے منصوبے کی تکمیل تو نہیں کر رہے اور کیا اس صورتحال میں امام مہدی کی آمد کا معاملہ آپ کو نظر آتا ہے؟

خورشید انجم: عربوں کا تو یہ معاملہ ہے کہ وہ شترمرغ والا کام کر رہے ہیں۔ جیسے شترمرغ ریت میں اپنی گردن کو دبا کر سمجھتا ہے کہ خطرہ ٹل جائے گا۔ اسی طرح عرب اسرائیل سے دوستی کر کے سمجھ رہے ہیں کہ وہ بچ جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ اسرائیل کو تسلیم کرنے جارہے تھے لیکن حماس نے جہاد شروع کر دیا۔ اب وہ حماس کو قصوروار

آج اگر پاکستان میں واقعتاً اسلام نافذ ہوتا اور یہاں خلافت کی شمع روشن ہوتی تو اسرائیل کی جرأت ہی نہ ہوتی کہ وہ فلسطینی مسلمانوں کا قتل عام کرے۔

قرار دے رہے ہیں۔ یعنی عرب ممالک اس حد تک بے حسی کا شکار ہو چکے ہیں جبکہ دوسری طرف اسرائیل اور اس کی پشت پناہ طاقتیں مسلسل گریٹر اسرائیل کے منصوبے کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ عیسائی صہیونی اسرائیل کے ساتھ کھڑے ہیں بلکہ ایونجلسٹ تو کہتے ہیں کہ جلد از جلد گریٹر اسرائیل قائم ہو تا کہ ہمارا مسایاح آسکے۔ وہ مسایاح ہی دجال ہے جس کے کنٹرول میں (اللہ کے اذن سے) دنیا کے وسائل ہوں گے۔ اس کے مقابلے میں حضرت مہدی آئیں گے اور شام میں ایک جگہ محصور ہو جائیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور دجال کو ہلاک کر دیں گے۔

ڈاکٹر ضمیر اختر خان: گریٹر اسرائیل کا منصوبہ اس لیے بھی پورا ہوتا ہوا نظر آرہا ہے کہ عرب گمراہی میں پڑ چکے ہیں۔ بقول ڈاکٹر اسرار احمدؒ عرب مجرم نمبر 1 ہیں کیونکہ ان کی زبان میں قرآن نازل ہوا مگر وہ دنیا تک پہنچانے کی بجائے سرکشی کی راہ پر نکل چکے۔ بلیک گولڈ (پٹرولیم) جو پوری امت کی متاع تھی اس پر اجارہ داری قائم کر کے عیاشیوں کے اڈے بنائے ہوئے ہیں۔ اس لیے سزا کے طور پر یہ اسرائیل کے ہاتھوں خوار ہوں گے لیکن پھر اسرائیل کو ظلم اور جبر کی سزا بھی ملے گی۔ آخری وعدے کے طور پر یہودیوں کو یہاں اکٹھا کر کے لایا جائے گا اور پھر ان کا انجام بھی ادھر ہی ہوگا۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرمایا کرتے تھے کہ مجرم نمبر 2 ہم ہیں جنہوں نے اسلام کے نام پر پاکستان بنایا مگر وعدے سے پھر گئے اور دین کو نافذ کرنے کی بجائے سرکشی کے راستے پر چل رہے ہیں۔ ظاہر ہے اس کی سزا بھی ہمیں دی جائے گی۔ اس سے بڑی سزا کیا ہوگی کہ ایک ایٹمی ملک ہوتے ہوئے بھی غیروں کے ٹکڑوں پر گزارا کر رہے ہیں اور ان کی تمام شرائط مانتے چلے جارہے ہیں۔

ڈاکٹر انوار علی: انسانی تاریخ میں شاید پہلی دفعہ یہ ہو رہا ہے کہ بھوک اور پیاس کو وار سٹریٹجی کے طور پر استعمال کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ 19 ہزار بچوں کو شہید کر دیا گیا ہے۔ تاریخ میں اصحاب الاخدود کا واقعہ ملتا ہے جس میں بعض مفسرین کے مطابق بیس ہزار لوگوں کو جلایا گیا۔ ان میں بچے بھی تھے، عورتیں بھی۔ یہی کچھ غزہ میں بھی ہو رہا ہے۔ مگر اس سب کے باوجود اہل غزہ کا حوصلہ بڑھا ہے اور وہ پہلے سے زیادہ ہمت کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ دنیا کی طاقتور ترین فوج جس کے پاس دنیا کی ساری ٹیکنالوجی ہے ان کے مقابلے میں مات کھا رہی ہے۔ یہ اللہ کی مدد کے نظارے ہیں۔

سوال: احادیث نبویہ ﷺ میں خراسان سے سیاہ جھنڈوں کے نکلنے کا ذکر ہے جو کہ حضرت مہدی کے لشکر میں شامل ہوں گے اور یروشلم میں وہ جھنڈے نصب ہوں گے۔ کیا اس خراسان کے وجود میں آنے کا ابھی کوئی امکان ہے یا نہیں؟

خورشید انجم: بظاہر تو اس وقت محسوس نہیں ہو رہا لیکن جس طرح احادیث میں موجود دیگر پیشین گوئیاں پوری ہو رہی ہیں اسی طرح یہ بھی پوری ہوگی۔ اس کی نشانی یہ بھی ہے کہ افغانستان میں ایک اسلامی حکومت قائم ہو چکی ہے اور اس کے لیے طویل عرصہ تک وہاں جہاد جاری رہا ہے۔ اس علاقے میں جہاد کا زندہ ہونا بھی اس کی علامت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو استحکام بھی عطا کیا ہے اور وہ آگے بڑھ رہے ہیں۔ روس اور چین کے ساتھ بھی ان کے اچھے تعلقات قائم ہو گئے ہیں۔ ان کا سادہ طرز زندگی اور کرپشن سے پاک ماحول، انصاف کا بول بالا، یہ سب چیزیں اسی بات کی عکاسی ہیں۔ پھر پاکستان بھی ایک نظریہ کی بنیاد پر وجود میں آیا ہے اور یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ یہاں تنظیم اسلامی اس 400 سالہ احیائی فکر کی امین ہے جس کا مقصد غلبہ دین ہے۔ اسی طرح ایران کے ساتھ بھی اسرائیل کی جنگ چھڑ چکی ہے اور خراسان کا ایک حصہ ایران میں بھی لگتا ہے۔ جس تیزی سے حالات بدل رہے

لگتا یہی ہے کہ پیشین گوئی پوری ہو کر رہے گی۔

ڈاکٹر انوار علی: خراسان کے حوالے سے باطل قوتیں باخبر ہیں اور اس حوالے سے یقیناً وہ منصوبہ بندی کر رہے ہیں جس کے نتیجے میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ افغانستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی بڑھ رہی ہے اور اس کا مقصد یہی ہے کہ یہاں سے وہ لشکر نہ جانے پائیں۔ دوسری طرف چونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے اور پورا ہو کر رہنا ہے۔ ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہم اپنے حصے کا کام کر رہے ہیں اور جب وہ وقت آئے گا تو ہم کہاں کھڑے ہوں گے؟

سوال: آخر الزمان کے حوالے سے احادیث میں جو پیشین گوئیاں ہیں ان میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا ذکر بھی ہے۔ تنظیم اسلامی کا ہدف بھی خلافت کا قیام ہے، یہ بتائیے کہ تنظیم اسلامی اپنی منزل کے راستے میں کہاں کھڑی ہے اور آئندہ کے حالات سے نمٹنے کے لیے رفقائے تنظیم کو کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے؟

خورشید انجم: تنظیم اسلامی کے پلیٹ فارم سے جو بھی جہدوجہد ہم نے کرنی ہے اس کا اصل مقصد اپنی آخرت کو بچانا ہے۔ لہٰذا ہم اپنی آخرت کی فکر کریں اور حالات و واقعات پر بھی نظر رکھیں۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرمایا کرتے تھے کہ رفقاء کو پوری طرح معلوم ہونا چاہیے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں، ہمارا ماضی، حال اور مستقبل کیا ہے؟ ہمارے اردگرد زمانے میں کیا ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ غلبہ دین کی جدوجہد بھی جاری رکھیں۔ ایک عادلانہ نظام اس دنیا کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اہل مغرب نے جمہوریت کے لیے قربانیاں دیں لیکن نتیجہ کیا نکلا؟ جمہوریت بھی سرمایہ دار ڈکٹیٹروں کی لونڈی ثابت ہوئی، پھر وہ کمیونزم کی طرف بھاگے تو وہاں بھی آمریت کا سامنا کرنا پڑا۔ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جس میں انسانیت کی نجات ہے۔ ڈاکٹر جسٹس جاوید اقبال افغان طالبان کے پہلے دور حکومت میں افغانستان کا دورہ کر کے واپس آئے تو انہوں نے متعدد مقامات پر اپنی تقاریر میں کہا کہ افغانستان میں جو نظام میں دیکھ کر آیا ہوں اگر ایک دو دیگر مسلم ممالک میں بھی قائم ہو جائے تو پوری دنیا مسلمان ہو جائے گی۔ تنظیم اسلامی اسی احیائی فکر کی امین ہے۔ لہٰذا ہمیں نظام خلافت کے قیام کے لیے اپنی جدوجہد پر توجہ دینی چاہیے۔ پاکستان کے اور پوری امت کے مسائل کا حل اسی میں ہے۔

ڈاکٹر ضمیر اختر خان: تنظیم اسلامی کے رفقاء کو ایک تو یہ محسوس کرنا چاہیے کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ 400 سالہ مساعی کو لے کر آگے بڑھ رہے ہیں۔ جب انسان کو کسی نعمت کا احساس ہوتا ہے تو پھر آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا اس نعمت کا احساس کرتے ہوئے ہم اپنی زندگیاں اس جدوجہد میں کھپائیں، اپنی اولاد کو، اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو اس طرف لائیں تاکہ یہ قافلہ آگے بڑھے اور جو ہمارا اصل ہدف ہے اس کے حصول کی راہ ہموار ہو۔ بنیادی مقصد یہی ہے کہ اس جدوجہد کے ذریعے ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے۔ ہم جنت کا حصول چاہتے ہیں تو وہ بیٹھے بٹھائے تو نہیں مل جائے گی۔ بالفرض ہماری زندگی میں دین قائم نہ بھی ہو تو ہماری جدوجہد ہماری دائمی فلاح اور نجات کا ذریعہ بنے گی۔ ان شاء اللہ۔ اگر خلافت قائم ہو جائے تو وہ ہمارے تمام مسائل کا حل ہوگی۔ افغانستان کی مثال ہمارے سامنے ہے جہاں اس وقت ہر طرح کا استحکام آ رہا ہے، لوگوں کو عدل و انصاف مل رہا ہے اور ہر خاص و عام کو محسوس ہو رہا ہے کہ یہاں ایک حکومت ہے۔

ڈاکٹر انوار علی: مجھ سے نوجوان سوال کرتے ہیں کہ فلسطین کے لیے کیا کریں تو میں کہتا ہوں کہ صرف فلسطین کے لیے ہی کیوں، ہمیں کشمیر، سنکیانگ، چیچنیا اور میانمار کے مسلمانوں کے لیے بھی کچھ کرنا چاہیے۔ سوال یہ ہے کہ کیا کرنا مناسب ہوگا؟ وہاں جا کر شہید ہو جانا ایک سٹریٹجی ہو سکتی ہے، یہ بھی اپنی جگہ بڑی بات ہے لیکن اس سے بہتر سٹریٹجی یہ ہے کہ ہم اپنے ملک میں رہ کر خلافت کے نظام کے لیے جدوجہد کریں۔ آج اگر پاکستان میں واقعتاً اسلام نافذ ہوتا اور یہاں خلافت کی شمع روشن ہوتی تو کیا اسرائیل کی یہ جرأت ہو سکتی تھی کہ وہ فلسطینیوں کا قتل عام کرتا؟ میں پورے انشراح صدر کے ساتھ عرض کر رہا ہوں کہ اس وقت اصل ضرورت نظام خلافت کے لیے جدوجہد کرنے کی ہے۔ جو بھی یہ جدوجہد کر رہا ہے وہ مجاہد ہے، وہ تمام مظلوم مسلمانوں کے لیے لڑ رہا ہے۔ ہمارا یہ ہدف صرف اس لیے نہیں کہ پاکستان کے معاشی حالات اچھے ہو جائیں، سیاسی استحکام آ جائے بلکہ مقصد یہ بھی ہے کہ پوری اُمت کے حالات بدل جائیں۔ حضرت مہدی بھی جب آئیں گے تو وہ آ کر سونے کے سکے نہیں بانٹیں گے بلکہ جہاد کریں گے۔ یہی ہمارا اصل کرنے کا کام ہے۔ اگر اس سے ہم جی چرائیں اور چھوٹے چھوٹے اہداف کے حصول کی بھی کوشش نہ کریں اور دعوے بڑے بڑے کریں کہ ہم فلسطین آزاد کروائیں گے، کشمیر آزاد کروائیں گے تو یہ باتیں اچھی نہیں ہیں۔ سورہ کہف کے شروع میں ہی یہ بات آئی ہے کہ:

﴿قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ﴾

''(یہ کتاب) بالکل سیدھی ہے' تاکہ وہ خبردار کرے ایک بہت بڑی آفت سے اُس کی طرف سے۔''

یہاں بَاْسًا شَدِيْدًا سے مراد مفسرین نے وہ بڑی جنگ الملحمۃ العظمٰی بھی لی ہے جو کہ بالکل تیار کھڑی ہے۔ اس کے فوراً بعد ہی مومنین کے لیے خوشخبری بھی ہے:

﴿وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝۲﴾ ''اور (تاکہ) وہ بشارت دے اُن اہل ایمان کو جو نیک عمل کرتے ہوں کہ ان کے لیے ہوگا بہت اچھا بدلہ۔''

اگر ہم اقامت دین کی جدوجہد میں لگے رہیں گے تو پھر ہمارے لیے کوئی پریشانی نہیں ہے۔ ہمیں اچھے اجر کی امید رکھنی چاہیے کیونکہ اللہ کا وعدہ ہے:

﴿وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۳۹﴾ (آل عمران) ''اور نہ کمزور پڑو اور نہ غم کھاؤ اور تم ہی سربلند ہو گے اگر تم مؤمن ہوئے۔''

تنظیم اسلامی اسی فکر کی امین ہے اور ہمارا ہر وہ رفیق جو پورے انشراح صدر سے اس محنت میں لگا ہوا ہے کل اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو ہوگا اور اس کا شمار اس صف میں ہوگا جو مسلمانوں کے لیے لڑ رہی تھی۔ ان شاء اللہ

❁❁❁

پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ خورشید انجم: مرکزی ناظم شعبہ نشر و اشاعت اور تعلیم و تربیت، تنظیم اسلامی پاکستان۔

2۔ ڈاکٹر ضمیر اختر خان: نائب ناظم رابطہ و قانونی امور، تنظیم اسلامی پاکستان۔

3۔ ڈاکٹر انوار علی: امیر حلقہ کراچی شرقی تنظیم اسلامی پاکستان

میزبان: آصف حمید: مرکزی ناظم سمع و بصر اور سوشل میڈیا، تنظیم اسلامی پاکستان۔

سالانہ اجتماع 2024ء

پرانی شناسائیاں اور محبتیں دیکھنے میں آتی رہیں

نظامِ خلافت کی جدوجہد نفلی درجے کا کام نہیں ہے بلکہ یہ فرض ہے۔

پاکستان میں اہلِ غزہ پر مسلسل اسرائیلی مظالم کے حوالے سے جتنا مسلسل کام تنظیم اسلامی نے کیا ہے، کسی دوسری جماعت نے نہیں کیا۔

اسرائیل کا کوئی توڑ ہے تو وہ اسلامی ایٹمی پاکستان ہے۔ وہ جانتا ہے کہ پاکستان اُس کے لیے خطرہ ہے جبکہ پاکستان چاہتا ہے کہ وہ اسرائیل کے لیے خطرہ نہ بنے۔

اللہ کے حقوق کی بات ہوگی تو یقیناً بات بن جائے گی کیونکہ حقوق العباد بھی اللہ کی طرف سے ہی مقرر کردہ ہیں۔

اجتماعی دعا کے دوران پنڈال آمین کی صداؤں سے گونجتا رہا۔

مرتب: خالد نجیب خان

یوں تو دینِ اسلام میں دو ہی عیدیں ہیں جبکہ لغت میں عید سے مراد لوٹ کر آنے والا دن ہوتا ہے۔ تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع بھی چونکہ ہر سال لوٹ کر آتا ہے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو کسی تحریک کا سالانہ اجتماع بھی کارکنوں کے لیے عید کی سی حیثیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ کہ رفقاء اور احباب سارا سال سالانہ اجتماع کا انتظار کرتے ہیں۔

اس سال 15 نومبر کو شدید دھند میں بہاولپور میں دریائے ستلج کے کنارے مرکزی اجتماع گاہ میں غزہ میں جاری جنگ کے دوران دوسری مرتبہ تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع ہوا۔ سالانہ اجتماع میں شرکت کے لیے ملک کے ہر حصے سے رفقاء اور احباب پہنچے۔ جمعہ کو بعد نمازِ عصر شروع ہونے والے اجتماع میں شرکت کے لیے کئی رفقاء اور احباب تو جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب ہی پہنچ گئے تھے۔ کئی سینئر رفقاء اپنی گوناگوں مصروفیات کے باعث اپنے مقررہ وقت پر خطاب اور ملاقات کے لیے پہنچے۔ بہت سے شرکاء تو ایسے بھی تھے جو گئے تو بطور حبیب تھے مگر لوٹے تو رفیق تھے۔ شروع سے آخر تک وہاں موجود رہنے والے رفقاء اور احباب نے یقیناً سب سے بڑھ کر فیض پایا۔

جمعۃ المبارک کی صبح کو نمازِ فجر میں رفقاء امیر تنظیم اسلامی پاکستان جناب شجاع الدین شیخ کو اپنے درمیان پا کر بہت خوش ہوئے۔ امیر محترم خود اُٹھ کر آنے والوں سے گلے ملتے رہے۔ کئی احباب کے لیے یہ منظر بہت دلفریب اور ناقابلِ یقین تھا کہ امیر محترم خود اُٹھ کر ہر آنے والے سے مل رہے ہیں مگر انہیں یہ جان کر مزید حیرت ہوئی کہ امیر محترم کا تو یہ معمول ہے کہ وہ اجتماع میں آنے والے ہر حبیب اور رفیق سے ضرور ملنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام رفقاء اُن سے نہ صرف بہت محبت کرتے ہیں بلکہ اُن حکم کی تعمیل بھی کرتے ہیں۔ نمازِ فجر کے بعد شرکاء اپنے اپنے رہائشی خیموں میں چلے گئے۔

ساڑھے سات بجے اعلان ہوا کہ ناشتہ کے لیے پنڈال میں جمع ہو جائیں۔ شرکاء اجتماع بہاولپور میں اپنے سامنے لاہوری ناشتہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اُس وقت قافلے مسلسل پہنچ رہے تھے جنہیں اصولاً تو پہلے اپنے خیمے میں جا کر سامان رکھنا تھا مگر اُن کی سفر کی تھکاوٹ کا لحاظ کرتے ہوئے اُن کی تواضع فوری طور پر ناشتہ سے کی گئی اور پھر انہیں اپنے خیموں میں بھیجا گیا۔ ناشتہ کے دوران پرانی شناسائیاں اور محبتیں بھی دیکھنے میں آتی رہیں۔

نائب امیر تنظیم اسلامی جناب اعجاز لطیف صاحب نے خطابِ جمعہ میں تزکیۂ نفس کے حوالے سے تذکیری گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ قرآن مجید کا اسلوب یہ ہے کہ عموماً اہم بات کو کم از کم دو مرتبہ بیان کیا گیا ہے، یہ موضوع تین مرتبہ آیا ہے۔ قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں اُنہوں نے بتایا کہ اصل کامیابی دنیا کی زندگی کی کامیابی نہیں بلکہ آخرت کی کامیابی ہے جبکہ دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ موت تو مومن کے لیے تحفہ ہے۔ ہم میں سے بہت سے لوگ تو موت سے فرار اس لیے بھی چاہتے ہیں کہ وہ رزق روٹی کے چکر میں ہوتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی جان اُس وقت تک مر نہیں سکتی جب تک کہ وہ اپنے حصے کا رزق پا نہیں لیتا۔ روزی ملنے میں تاخیر ہو جائے تو اللہ کی ناشکری نہیں کرنی چاہیے۔ ہمیں ہمہ وقت موت کی تیاری کرنی ہے۔ نمازِ جمعہ کے بعد نمازِ عصر تک کھانے اور آرام کا وقفہ ہوا۔

نمازِ عصر کے فوراً بعد امیر محترم نے اجتماع کا باقاعدہ آغاز کرتے ہوئے افتتاحی کلمات میں سورۃ العصر کی تلاوت کے بعد حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جو بندوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا اس لیے یہ میری ذمہ داری ہے کہ میں آپ سب کا شکریہ ادا کروں کہ مہنگائی، دہشت گردی کے واقعات اور خراب موسم کے باوجود میری پکار پر رفقاء اور احباب یہاں جمع ہوئے ہیں۔ میں تمام شرکاء کے اہلِ خانہ کا بھی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے یہاں پہنچنے والوں کو اتنے دنوں کے لیے اپنے سے جدا ہونے کی اجازت دی اور سہولت فراہم کی۔ بے شک شکر ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ مزید عطا فرماتا ہے۔ بعد ازاں نائب ناظم رابطہ و قانونی امور جناب ڈاکٹر ضمیر اختر خان نے ''قرآن...... کتاب ہدایت و انقلاب'' کے موضوع پر لیکچر دیا۔ نمازِ مغرب کے بعد مطالعہ حدیث میں دعا کی اہمیت پر جناب سجاد سرور نے گفتگو کی۔ امیر حلقہ کراچی جنوبی جناب ڈاکٹر محمد الیاس نے سیرت النبی ﷺ سے چند اوراق پر لیکچر دیا۔ بعد ازاں تنظیم اسلامی کے اکابرین، جناب حافظ عاکف سعید ﷾، چودھری رحمت اللہ بٹرؒ، انجینئر حافظ نوید احمدؒ، مختار حسین فاروقیؒ کا تعارف اور ان کے مختلف ویڈیو کلپس پیش کیے گئے۔ نمازِ عشاء سے قبل پینل گفتگو زمانہ گواہ ہے پیش کی گئی۔ گفتگو میں ناظم نشر و اشاعت و تعلیم و تربیت جناب خورشید انجم، نائب ناظم رابطہ و قانونی امور جناب ڈاکٹر ضمیر اختر خان اور امیر حلقہ کراچی شرقی جناب ڈاکٹر انوار علی نے عالمی اور ملکی حوالے سے مختلف موضوعات پر بات کی۔ اس گفتگو میں جناب آصف حمید نے میزبانی کے فرائض سر انجام دیے۔ نمازِ عشاء کے بعد رہائشی خیموں میں رات کا کھانا کھانے کے بعد شرکاء اجتماع کے پاس ذاتی وقت تھا کہ وہ اجتماع میں لگے سٹالز سے کتب خریدیں یا عارضی بازار میں جا کر گرما گرم کشمیری چائے، خشک میوہ جات، موسمی کا جوس یا تلی ہوئی تازہ دریائی مچھلی سے لطف اندوز ہوں یا اپنے اہلِ خانہ کے لیے کوئی یادگاری تحفہ خرید سکیں۔

16 نومبر کے سیشن کے لیے شرکاء تہجد کے وقت بیدار ہو گئے۔ کچھ لوگوں نے اپنے اپنے خیموں میں نمازِ تہجد ادا کی جبکہ کچھ نے پنڈال میں جا کر ادا کی اور اذانِ فجر کے انتظار میں تسبیح و تلاوت میں مشغول ہو گئے۔

نمازِ فجر کے بعد حلقہ لاہور شرقی کے ناظم دعوت جناب شہباز احمد شیخ نے سورۃ الشوریٰ کی آیت 13 کی روشنی میں درسِ قرآن دیا۔ جس کو حاضرین مجلس نے بڑے غور و انہماک سے سنا۔ ناشتے کے وقفے کے بعد ساڑھے آٹھ بجے پنڈال ایک مرتبہ پھر شرکاء سے کھچا کھچ بھر گیا۔ سٹیج سے اعلان کیا گیا کہ معاون شعبہ تعلیم و تربیت جناب مولانا خان بہادر ”نظامِ خلافت کی شرعی حیثیت“ کے موضوع پر خطاب کریں گے۔

اُنہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اجتماعی نظام عطا فرمایا ہے جسے نظام خلافت کہتے ہیں۔ نظام خلافت کی جدوجہد نفلی درجے کا کام نہیں ہے بلکہ یہ فرض ہے۔ یہ پوری اُمت پر فرض ہے۔ امام غزالیؒ کے نزدیک خلیفہ کی تقرری ضروریاتِ شرع میں سے ہے جبکہ امام رازیؒ کے نزدیک خلیفہ کا تقرر قطعی طور پر فرض ہے۔

اس کے بعد صدر انجمن خدام القرآن ملتان جناب ڈاکٹر طاہر خاکوانی نے ”دین اسلام اور اس کے تقاضے“ کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے دین اسلام کے نفاذ کے حوالے سے 10 نکات بیان کئے اور ساتھ یہ بھی بتایا کہ یہ کیوں کر نافذ ہو سکتے ہیں۔ اُنہوں نے بتایا کہ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جو اسلام کے نام پر بنا ہے، اس کی بقا ہی اسلام سے وابستہ ہے۔ اگر یہاں اسلام نافذ نہیں کیا گیا تو یہ مسلسل مسائل کا شکار رہے گا۔

بعد ازاں حلقہ گوجرانوالہ کے ملتزم رفیق قاری بلال نے استماعِ قرآن کی محفل میں اپنی خوبصورت آواز میں قرآن پاک سے سورۃ ابراہیم کے چھٹے رکوع کی تلاوت کی۔

نمازِ ظہر سے قبل بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی ویڈیوز بڑی سکرین پر حاضرین کو دکھائی گئیں جن میں وہ اُن سوالات کے جوابات دے رہے تھے کہ جن کے بارے میں آج بھی لوگ جاننا چاہتے ہیں۔

کھانے کے وقفے کے بعد جب شرکاء پنڈال میں پہنچے تو نمازِ عصر کی اذان ہو چکی تھی۔ نمازِ عصر ادا کرنے کے بعد معاون شعبہ تعلیم و تربیت مجاہد امین نے ”دنیا سے نہ لپٹو، آخرت کے طالب بنو“ کے حوالے سے حدیث کا مطالعہ پیش کیا۔ بعد ازاں امیر تنظیم اسلامی کے مشیر خصوصی اور سینئر رہنما تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر عبدالسمیع نے ”فکر اقبال: ابلیس کی مجلس شوریٰ کی روشنی میں“ کے موضوع پر گفتگو کی۔

نمازِ مغرب سے قبل مرکزی ناظم شعبہ سمع و بصر اور سوشل میڈیا جناب آصف حمید نے ”سوشل میڈیا کا دعوتی، تحریکی اور انقلابی نقطہ نظر سے استعمال“ کے موضوع پر گفتگو کی۔ اُنہوں نے کہا کہ سوشل میڈیا کے نقصانات اپنی جگہ مسلم ہیں، جو لوگ ابھی تک اس سے محفوظ ہیں اُنہیں سوشل میڈیا کی طرف آنے کی دعوت میں ہرگز نہیں دوں گا مگر جو لوگ کسی نہ کسی وجہ سے سوشل میڈیا کو استعمال کرنے پر مجبور ہیں، اُنہیں یہ ضرور کہوں گا کہ تنظیم اسلامی کے پیغام کو آگے پھیلانے میں وہ تنظیم اسلامی اور انجمن خدام القرآن کے آفیشل اکاؤنٹس کو نہ صرف سبسکرائب کریں بلکہ اُن پر آنے والی پوسٹس کو شیئر بھی کریں۔ اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس وقت بہت سے لوگ بانی تنظیم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تقریروں کے ویڈیو کلپس سیاق و سباق کے بغیر محض اپنے مفاد یا تنازعہ پیدا کرنے کے لیے اپ لوڈ کرتے ہیں جس کو ہمارے اپنے رفقاء اور احباب بھی نادانستگی میں شیئر کرتے چلے جاتے ہیں جو کہ غلط بات ہے۔ بانی تنظیم ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے بھی دعوت و تبلیغ کے لیے تمام تر مروجہ ذرائع استعمال کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اس موقع پر یہ بھی وضاحت کی گئی کہ تنظیم اسلامی، انجمن خدام القرآن یا بانی تنظیم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے حوالے سے چلنے والا کوئی بھی چینل مونا ٹائز نہیں ہے کیونکہ تنظیم اسلامی اور انجمن خدام القران کا ہدف دولت کمانا نہیں، نظامِ خلافت کا قیام ہے۔

نماز مغرب کے بعد معاون شعبہ تعلیم و تربیت جناب عبدالرؤف نے اسلام کی پہلی اور آخری کڑی کی مناسبت سے مطالعہ حدیث پیش کیا۔ بعد ازاں مختلف امراء نے دعوتی اور تنظیمی حوالے سے اپنے اپنے تجربات بیان کئے جس سے پنڈال میں موجود رفقاء میں نہ صرف تحریک پیدا ہوئی بلکہ رہنمائی بھی ملی۔ نماز عشاء سے پہلے خصوصی نشست ”امیر سے ملاقات“ کا انعقاد کیا گیا جس میں امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ نے رفقاء کے سوالات کے جوابات دیئے۔ دوران پروگرام وقفہ میں رفیق تنظیم جڑانوالہ جناب شیخ محمد سلیم نے کلام اقبال ترنم سے پڑھ کر سنایا۔ نماز عشاء کے بعد رات کا سادہ مگر توانائی سے بھرپور کھانا شرکاء اجتماع کے رہائشی خیموں میں پہنچایا گیا۔ رات کے کھانے کے بعد ایک مرتبہ پھر شرکاء نے بازار کا چکر لگایا۔

اجتماع کے آخری روز اختتامی اجلاس کا آغاز نمازِ فجر کے فوراً بعد درسِ قرآن پاک سے ہوا۔ حلقہ ملاکنڈ کی مقامی تنظیم بٹ خیلہ کے ناظم تربیت جناب شوکت اللہ شاکر نے سورۃ التوبہ کی آیت 24 کے حوالے سے تفصیلی بات کی۔ ناشتہ کے وقفہ کے بعد ”تنظیم اسلامی کا نظام تربیت ودعوت“ کے عنوان سے پینل گفتگو میں معاون خصوصی مرکزی ناظم تعلیم و تربیت جناب شیر افگن، حلقہ کراچی جنوبی کے ناظم دعوت اور سینئر رفیق تنظیم جناب عامر خان نے ”تنظیم اسلامی کا نظام تربیت و دعوت“ کے حوالے سے گفتگو کی۔ اس پروگرام کی میزبانی کے فرائض ناظم تربیت حلقہ اسلام آباد جناب عامر نوید نے ادا کیے۔ اس پینل گفتگو سے شرکاء اجتماع دعوت اور تنظیم کے بہت سے پہلوؤں سے آگاہ ہوئے۔ بعد ازاں نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان جناب سید نعمان اختر نے ”پاکستان میں تبدیلی کے ممکنہ مناہج“ کے موضوع پر تفصیلی گفتگو کی۔ اُنہوں نے کہا کہ اجتماعی سیاسی، معاشی و معاشرتی نظام میں کسی بنیادی تبدیلی کو انقلاب گردانا جاتا ہے مگر ایک مسلمان کو بھی چاہیے کہ اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر، خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی ﷺ پر عمل پیرا ہو اور یاد رکھے کہ بے شک اللہ کسی قوم کی حالت اُس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی حالت خود نہ بدلے۔

مرکزی ناظم نشر و اشاعت و تربیت جناب خورشید انجم کے خطاب سے پہلے جناب سید حنظلہ عبداللہ نے نظم فلسطین کی پکار پیش کی۔ جناب خورشید انجم نے ”القدس پکار رہا ہے“ کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں اہلِ غزہ پر مسلسل اسرائیلی مظالم کے حوالے سے جتنا مسلسل کام تنظیم اسلامی نے کیا ہے، کسی دوسری جماعت نے نہیں کیا اور حماس کے ترجمان ڈاکٹر خالد قدومی نے اس کو سراہا بھی ہے۔ ہمارے بعض دانشور تو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حماس کو یہ محاذ چھیڑنے کی ضرورت ہی کیا تھی جبکہ آج تک کسی بھی فلسطینی نے ایسا سوال نہیں اُٹھایا بلکہ وہ پوری تندہی کے ساتھ صیہونی فوج کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ اُس قوم کو شیخ احمد یٰسینؒ نے تیار کیا ہے، اُن کا ہر قدم قرآن کی روشنی میں اُٹھ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسرائیل اس صورتحال سے سخت پریشان ہے اور مجبوراً اب وہ اس جنگ کو پھیلا رہا ہے۔ بہر حال ہمیں اپنے حصے کا کام کرنا ہے۔ اسرائیل کا کوئی توڑ ہے تو وہ اسلامی ایٹمی پاکستان ہے۔ اسرائیل یہ جانتا ہے کہ پاکستان اُس کے لیے خطرہ ہے جبکہ پاکستان یہ چاہتا ہے کہ وہ اسرائیل کے لیے خطرہ نہ بنے۔

بعد ازاں صدر مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور اور بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے فرزند اکبر جناب ڈاکٹر عارف رشید نے ناظمہ عُلیا کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر سید عطا الرحمن عارف نے تنظیم اسلامی کی سال رفتہ کی کارکردگی کی رپورٹ ”قافلہ تنظیم منزل بہ منزل...... پیشِ رفت“ پیش کرتے ہوئے یہ بھی بتایا

کہ مسئلہ فلسطین کے تناظر میں تنظیم اسلامی و انجمن خدام القرآن کے زیر اہتمام ملک بھر کی مساجد میں قنوت نازلہ کا سلسلہ جاری ہے۔ ہفت روزہ ندائے خلافت کے ہر شمارہ میں کم از کم ایک صفحہ قضیہ فلسطین کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔

آخر میں امیر تنظیم اسلامی جناب شجاع الدین شیخ نے اپنے اختتامی خطاب میں ایک مرتبہ پھر سے تمام شرکاء، اور اُن کے اہل خانہ، تمام منتظمین اور ریاستی اداروں کا شکریہ ادا کیا کہ جن کے تعاون کی وجہ سے یہ اجتماع کامیابی سے منعقد ہو سکا۔ اُنہوں نے بتایا کہ گزشتہ اجتماع کی نسبت حاضری زیادہ ہونے کے باوجود انتظامات بہتر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جو جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہی کامیاب ہے۔ امت کی ذلت اور رسوائی کے حوالے سے بات کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ اُمت میں اُمت والا کوئی کام ہے ہی نہیں، یہی وجہ کہ دنیا بھر میں مسلمان ریاستیں تو موجود ہیں مگر کہیں پر بھی اسلام نافذ نہیں ہے۔ بنی اسرائیل کی تاریخ سب کے سامنے ہے کہ سب سے لاڈلی اُمت ہونے کے باوجود اُسے منظر سے ہٹا دیا گیا۔ ان حالات میں نصرت الٰہی کا حصول ہی اس صورتحال کا حل ہے۔ اللہ کی نصرت تو اُسی وقت آ سکتی ہے جب ہم اُس کا نظام نافذ کرنے کی جدوجہد کریں گے، نافذ ہوتا ہے یا نہیں ہوتا یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے ہمارا کام تو صرف جدوجہد کرنا ہے۔ نصرت الٰہی کے حصول کے لیے ہمیں پیغمبر ﷺ کے مشن کو اختیار کرنا ہوگا۔ اللہ کی نصرت آ گئی تو پھر کوئی دوسرا غالب نہیں آ سکتا۔ اس وقت ہر شخص اپنے اپنے حق کی بات کر رہا ہے۔ کہیں عورتیں اپنے حقوق کے لیے آواز اُٹھا رہی ہیں تو کہیں، مزدور آواز اُٹھا رہے ہیں، کہیں مہنگائی سے مارے لوگ اپنے حقوق کے لیے شور مچا رہے ہیں اور تو اور اب مردوں کے حقوق کے حوالے سے بھی آواز اُٹھائی جا رہی ہے۔ آواز نہیں اُٹھائی جا رہی تو صرف حقوق اللہ کے لیے نہیں اُٹھائی جا رہی۔ جب اللہ کے حقوق کی بات ہوگی تو یقیناً بات بن جائے گی۔ کیونکہ حقوق العباد بھی اللہ کی طرف سے ہی مقرر کردہ ہیں۔ اس کے لیے اللہ سے تعلق کو جوڑیں، اللہ سے مانگیں، آخرت کی فکر کریں، داعی الی اللہ بنیں، قرآن سے خود جڑنے کے بعد دوسروں کو بھی جوڑیں، دین اور اجتماعیت کو ترجیح دیں۔ اللہ کی مدد کبھی بھی باغیوں اور سرکشوں کے لیے نہیں آتی۔

باطل کی جنگ درحقیقت اللہ سے ہے، کیا اللہ چاہے تو باطل کو نیست و نابود نہیں کر سکتا؟ بے شک وہ تو کُن کہہ کر سب کچھ کر سکتا ہے مگر وہ نہیں کرتا کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ اس کے بندے یہ فریضہ سرانجام دیں۔ حاضرین اجتماع اور اُن کے اہل خانہ کو انہوں نے سورہ مومن کی آیات 7، 8 اور 9 بطور تحفہ پیش کیں اور بتایا کہ ان آیات میں بہترین دعائیں بیان کی گئی ہیں۔ یہ دعائیں کریں ان میں بڑی برکت ہے مگر ساتھ جدوجہد بھی بہت ضروری ہے۔ بعد از اختتامی خطاب پنڈال میں موجود احباب نے امیر محترم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اجتماعی دعا کے دوران پنڈال آمین کی صداؤں سے گونجتا رہا۔ آخر میں اذان ظہر کے فوراً بعد نماز ظہر ادا کی گئی اور شرکاء کو اجازت دی گئی کہ وہ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ سکتے ہیں۔ اس موقع پر حاضرین ایک قطار بنا کر باری باری امیر محترم سے ملنے کے لیے سٹیج کی طرف آتے رہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام رفقاء و احباب کی قربانیوں اور محنتوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اجتماع میں شرکت کو ہمارے لیے توشۂ آخرت بنائے۔ آمین!

❀❀❀

پریس ریلیز 22 نومبر 2024ء

استحکام پاکستان کا واحد ذریعہ ملک میں اسلام کا نفاذ ہے
ایک مضبوط اور مستحکم اسلامی ایٹمی پاکستان ہی اسرائیل کا اصل توڑ ہے

اعجاز لطیف

استحکام پاکستان کا واحد ذریعہ ملک میں اسلام کا نفاذ ہے۔ ایک مضبوط اور مستحکم اسلامی ایٹمی پاکستان ہی اسرائیل کا اصل توڑ ہے۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے نائب امیر اعجاز لطیف نے ایک بیان میں کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل کی تاریخ گواہ ہے کہ اس قوم نے انبیاء کرام سے دشمنی کو اپنا شیوہ بنایا اور آخری نبی و رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت کے بعد سے لے کر آج تک یہود کا اصل ہدف مسلمانوں کو نیست و نابود کرنا اور مسجد اقصیٰ پر قبضہ جمانا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ 7 اکتوبر 2023ء کے بعد سے اسرائیل نے جس سطح پر مسلسل درندگی کا کھلم کھلا مظاہرہ کیا ہے اُس نے مغرب کے عوام میں بھی صہیونیوں کے خلاف نفرت بھر دی ہے۔ مغرب کی یونیورسٹیوں اور سڑکوں پر اسرائیلی درندگی کے خلاف اور فلسطینی مسلمانوں کے حق میں بڑے پیمانے پر مظاہرے دیکھنے میں آئے ہیں۔ البتہ حکومتی سطح پر امریکہ اور مغربی یورپ کے اکثر ممالک غزہ کے مسلمانوں کی نسل کشی میں اسرائیل کو مکمل معاونت فراہم کر رہے ہیں۔ جس کی حالیہ مثال اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں جنگ بندی کی ایک اور قرارداد کو امریکہ کا ویٹو کر دینا ہے۔ پھر یہ کہ اسرائیل نے شمالی غزہ اور خان یونس کے علاقوں میں شدید ترین بمباری کر کے چند ہی دنوں میں مزید ہزاروں فلسطینیوں کو شہید کر دیا ہے۔ اگرچہ عالمی فوجداری عدالت نے نیتن یاہو اور سابق اسرائیلی وزیر دفاع کے خلاف جنگی جرائم میں ملوث ہونے کے الزام میں وارنٹ گرفتاری جاری کیے ہیں لیکن اصل سوال یہ ہے کہ ان پر عمل درآمد کون کرائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ ناجائز صہیونی ریاست جنگ کا دائرہ وسیع کر کے گریٹر اسرائیل کے منصوبہ کو تیزی سے آگے بڑھا رہی ہے۔ پاکستان کے حوالے سے اسرائیل کے مذموم عزائم پر تبصرہ کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ 1967ء کی جنگ میں فتح کے بعد پیرس میں جشن مناتے ہوئے اسرائیل کے سابق وزیر اعظم ڈیوڈ بن گوریان نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا تھا کہ اسرائیل کا خطرناک ترین حریف پاکستان ہے۔ پھر یہ کہ کچھ عرصہ قبل موجودہ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو ایک انٹرویو میں اس خواہش کا اظہار کر چکا ہے کہ پاکستان کے ایٹمی دانت توڑ دیئے جائیں۔ لہٰذا ہمارے حکمران اور مقتدر طبقات صورت حال کی نزاکت کا احساس کریں۔ ملک کی اندرونی اور خارجہ پالیسیاں وضع کرتے وقت آنے والے دور کے حوالے سے احادیث نبوی ﷺ میں موجود خبروں کو خصوصی اہمیت دی جائے۔ امریکہ چاہتا ہے کہ پاکستان اور افغانستان آپس میں گتھم گتھا ہو جائیں اور دونوں ممالک کے اشتراک سے خراسان کا وہ خطہ عملی طور پر تشکیل نہ پا سکے جس کے بارے میں احادیث نبوی ﷺ میں بشارت آئی ہے کہ وہاں سے فوجیں حضرت مہدیؒ کی نصرت کے لیے جائیں گی اور اُسی خطہ سے چلنے والی فوجیں ایلیا، (یروشلم) میں اسلام کا جھنڈا اگاڑ کر پوری دنیا پر دین کو قائم و نافذ کریں گی۔ لہٰذا ہمیں پاکستان کو حقیقی معنوں میں 'اسلامی ایٹمی پاکستان' بنانا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مسلمان ممالک کے حکمرانوں اور مقتدر طبقات کو صراط مستقیم کی طرف راہنمائی عطا فرمائے۔ آمین! (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

اخبارِ اسلام

غزہ: اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

● القسام بریگیڈ اور سرایا القدس کی کارروائیاں: شمالی غزہ میں جبالیا کیمپ کے مغرب میں دو اسما اسٹریٹ پر قابض اسرائیلی ٹینک ''میرکافا'' کو ''شواظ'' بم سے نشانہ بنایا گیا۔ شمالی غزہ میں بیت لاہیا شہر کے قریب ''تل الذہب'' چوراہے میں قابض اسرائیلی ٹینک ''میرکافا'' اور بلڈوزر ''کودو'' کو ''الیاسین'' راکٹوں سے نشانہ بنایا گیا۔ بیت لاہیا کے شمالی شہر میں ''عباس الکیلانی'' چوراہے کے علاقے میں قریب سے تین قابض اسرائیلی فوجیوں کو ہلاک کیا گیا۔ بیت لاہیا کے شمالی شہر میں ''عباس الکیلانی'' چوراہے کے علاقے میں ایک اسرائیلی فوجی کو نشانہ بنایا گیا۔ بیت لاہیا کے شمالی شہر میں ایک اسرائیلی ٹینک ''میرکافا'' کو ''الیاسین'' راکٹ سے نشانہ بنایا گیا۔ بیت لاہیا کے شمالی شہر میں الشیخہ اسٹریٹ پر قابض اسرائیلی ٹینک ''میرکافا'' کو ''ثاقب'' نامی بم کے ذریعے تباہ کیا گیا۔ مزاحمت کاروں نے مجاہدین بریگیڈ کے ساتھ مل کر ''تسلیم'' محور میں کمانڈ اور کنٹرول ہیڈ کوارٹر پر راکٹ حملہ کیا۔ ''قم'' فوجی اڈے میں توپ خانے کے ٹھکانے کو راکٹ حملے سے نشانہ بنایا گیا۔

● شمالی غزہ کے ایک زخمی فلسطینی کا وائرل ویڈیو میں کہنا ہے کہ: ''ہم نے دنیا کو دکھا دیا ہے کہ ہماری جدوجہد کا انحصار فوجوں کی تعداد یا اسلحے کی طاقت پر نہیں، بلکہ اُس عزم اور حوصلے پر ہے جو موت کا سامنا کرتے ہوئے بھی قائم رہتا ہے۔ ہم نے بھوک اور پیاس، اپنے عزیزوں کا بچھڑنا اور روزمرہ کے ظلم وستم سب برداشت کیے مگر ہم کبھی نہیں ٹوٹے۔ ہمارے جسموں کے حصے جدا کیے گئے مگر ہماری روحیں مضبوط اور ثابت قدم ہیں۔''

● حماس نے امریکی دعویٰ کہ قابض افواج نے غزہ میں انسانی صورتحال کو بہتر بنانے کے اقدامات کیے ہیں، کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ غزہ میں انسانی صورتحال کی بہتری کے متعلق امریکی بیانات زمینی حقائق کے منافی ہیں۔ حماس کا کہنا ہے کہ اقوام متحدہ اور بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں کی رپورٹیں غزہ خصوصاً شمالی غزہ میں صورتحال کو خطرناک بحران کی سطح تک پہنچا ہوا قرار دیتی ہیں، جو قابض افواج کی جانب سے جاری بھوک کو بطور ہتھیار استعمال کرنے کی پالیسی اور نہتے شہریوں پر مسلسل حملوں کا نتیجہ ہے۔

● جنوبی غزہ کے خان یونس میں بے یارومددگار مہاجرین کے خیموں پر بھاری میزائل برسائے جا رہے ہیں۔ نہتے لوگوں پر اس بے رحمی کی انتہا دیکھ کر انسانیت کا دل لرز اٹھتا ہے۔

● غزہ کے بے بس خواتین، بچے، اور بوڑھے، سب اپنے گھروں کو چھوڑ کر پیدل نقل مکانی پر مجبور ہیں۔ یہ کیسی بے حسی ہے کہ معصوم زندگیاں اپنے ہی دیس میں پناہ کو ترس رہی ہیں اور دنیا خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے؟

● فلسطین، خاص طور پر غزہ کے لوگوں کی مشکلات اور آزمائشوں کے پیش نظر بہت سے لوگ دل کھول کر عطیات دینا چاہتے ہیں۔ ہماری تمام اہل خیر سے گزارش ہے کہ عطیہ دینے سے پہلے یہ تحقیق کرلیں کہ جس ادارے کو آپ اپنی امداد سونپ رہے ہیں، وہ واقعی معتبر اور دیانتدار ہے اور اس مقصد کے لیے ایمانداری سے کام کرتے ہوئے امداد غزہ پہنچا رہا ہے۔ اگر آپ ہمارے ساتھ اس سلسلے میں تعاون کرنے والے اداروں کی تصدیق کرنا چاہیں، تو براہ کرم ''اصدقاء فلسطین'' کے دفتر سے رابطہ کریں۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

● سعودی عرب

ولی عہد سے ایرانی نائب صدر کی ملاقات: سعودی عرب میں منعقدہ عرب اسلامی کانفرنس میں شرکت کے بعد ایرانی نائب صدر محمد رضا عارف نے ولی عہد محمد بن سلمان سے ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں نے سفارتی تعلقات، اسرائیلی جارحیت اور مشرق وسطیٰ سمیت باہمی امور کی دلچسپی پر تبادلہ خیال کیا۔ ولی عہد محمد بن سلمان نے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کی مضبوطی کے لیے اعلیٰ سطح کے رابطوں پر اتفاق کرتے ہوئے ایرانی نائب صدر کی اسلامی کانفرنس میں شرکت پر شکریہ بھی ادا کیا۔

ریاض میں ایک فیشن شو، کعبۃ اللہ کی شبیہ: سعودی عرب میں ریاض سیزن نامی سالانہ ثقافتی تہوار کے دوران ایک فیشن شو میں خانہ کعبہ سے مماثلت رکھتی شیشے کی مکعب نما سکرینز نظر آئیں۔ عالم اسلام کی سوشل میڈیا پر بھرپور تنقید۔

● ترکیہ

اسرائیلی صدر کی پرواز روک دی: اسرائیل کی حکومت نے صدر اسحاق ہرزوگ کی باکو میں ہونے والے کوپ-29 اجلاس میں شرکت کے لیے ترکیہ کی فضائی حدود سے گزر جانے کی درخواست کی تھی جو مسترد کردی گئی جس کی وجہ سے وہ آذربائیجان میں ہونے والے کوپ-29 اجلاس میں شرکت نہ کر پائے۔

● پاکستان

''یاسین ملک کی زندگی خطرے میں ہے'' مشعال ملک: وزیراعظم کی سابق مشیر برائے انسانی حقوق اور چیئرپرسن پیس اینڈ کلچرل آرگنائزیشن مشعال ملک کا کہنا ہے کہ یکم نومبر 2024ء سے دس روزہ بھوک ہڑتال نے اُن کے شوہر یاسین ملک کی صحت پر منفی اثر ڈالا ہے جس سے ان کی ہارٹ سپورٹ مشین نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ تہاڑ جیل میں اسیر قیدی دل اور معدے سمیت پانچ قسم کے شدید عوارض میں مبتلا ہیں۔

● بنگلہ دیش

ڈھاکا یونیورسٹی نے پاکستانی طلبہ پر عائد پابندی ختم کردی: یونیورسٹی کی وائس چانسلر (ایڈمن) پروفیسر صائمہ حق کے مطابق پاکستانی طلبہ کو اب ڈھاکا یونیورسٹی میں داخلہ لینے کی اجازت ہوگی۔

● برازیل

غزہ اور لبنان جنگ بندی کے لیے جی 20 ممالک میدان میں آگئے: برازیل میں گروپ 20 کے اہم اجلاس کے رہنماؤں کے جاری کردہ مشترکہ بیان میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ غزہ اور لبنان میں ایک جامع جنگ بندی کی جائے۔

● ناجائز صہیونی ریاست (اسرائیل)

جنگ بندی کے سوا کوئی آپشن نہیں، نیتن یاہو کو فوج کی بریفنگ: اسرائیلی انٹیلی جنس اور سکیورٹی چیفس نے وزیراعظم نیتن یاہو کو بریفنگ میں بتایا ہے کہ حماس کے پاس موجود اسرائیلی یرغمالیوں کی حالت نازک ہے اور اُن کی رہائی کے لیے اب جنگ بندی کے سوا کوئی آپشن نہیں بچا۔

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

سوال 3: کیا ''بیع'' یا ''فروخت'' جسے قرآن مجید میں جائز قرار دیا گیا ہے' کی کسی قسم کی مماثلت' منافع کی بنیاد پر قائم موجودہ بینکاری لین دین سے قائم کی جاسکتی ہے؟ کیا یہ لین دین ''بیع'' کے زمرے میں شمار ہوتے ہیں؟

جواب: مروّجہ نظام کے تحت بینکوں کا کام یہ ہے کہ وہ مختلف ذرائع سے دولت کو قرض (ادھار) پر حاصل کریں' اسے جمع کریں' دوسروں کو قرض دیں اور اپنے مالی ذخائر میں اضافہ کریں۔ اس طرح ان کی حیثیت رقوم جمع کرانے والوں اور اسے حقیقی طور پر استعمال کرنے والوں کے درمیان ایک مالیاتی عامل یا وسیلے (financial intermediary) کی سی ہے۔ سرمایہ فراہم کرنے اور اسے خرچ کرنے والوں کے ساتھ بینکوں کے معاہدے درحقیقت قرض لینے اور قرض دینے کی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ اشیاء کی فروخت یا تجارت سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا' جس کا قرآن میں حکم دیا گیا ہے۔ مزید برآں' بینکنگ کمپنیز آرڈیننس بھی اس کی اجازت نہیں دیتا کہ بینک اشیاء کے کاروبار میں حصہ لیں۔ البتہ موجودہ اسلامی بینکاری پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا' اور نہ ہی ہونا چاہیے۔

(جاری ہے)

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 944 دن گزر چکے!

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّـآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ — دعائے مغفرت

☆ مقامی امیر لانڈھی تنظیم و مدیر قرآن اکیڈمی کورنگی محترم محمد ہاشم کی والدہ وفات پاگئیں۔ برائے تعزیت: 0333-2815528

☆ حلقہ پنجاب جنوبی کے منفرد رفیق محترم محمد کلیم سجاد کے والد وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0300-6898262

☆ حلقہ فیصل آباد کے ناظم نشرواشاعت محمد رشید عمر کے بھائی وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0300-6690953

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ
فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

(آن لائن کورس)

قرآنِ حکیم کی فکری و عملی رہنمائی

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے بذاتِ خود مرتب اور بیان کردہ قرآن حکیم کے منتخب نصاب پر مشتمل

الھدیٰ سیریز کے 44 آڈیو لیکچرز

» موبائل فون پر سنیں۔ » موبائل فون پر پیپر حل کریں۔
» موبائل فون پر رزلٹ حاصل کریں۔

03334470224
or
Sign up
www.quranacademylahore.com

رفقاء متوجہ ہوں — ان شاء اللہ

''قرآن اکیڈمی یاسین آباد، کراچی (حلقہ کراچی شمالی)'' میں
30 نومبر تا 06 دسمبر 2024ء (بروز ہفتہ بعد نماز عصر تا بروز جمعۃ المبارک 12 بجے)

مبتدی و ملتزم تربیتی کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: ملتزم تربیتی کورس میں درج ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔
گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں:-

☆ اسلام کا انقلابی منشور ☆ جہاد فی سبیل اللہ

زیادہ سے زیادہ رفقاء متعلقہ کورس میں شریک ہوں۔

اور

06 تا 08 دسمبر 2024ء (بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

امراء، نقباء و معاونین تربیتی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔

☆ اسلام کا انقلابی منشور (سماجی سطح پر)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0335-0379314 / 021-36823201-02

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: (042)35473375-78

Vol: 33 Regd. No. C.P.L NO.114 No.45

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore